FRI.27.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 331
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

# ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 27/دسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 331
23/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

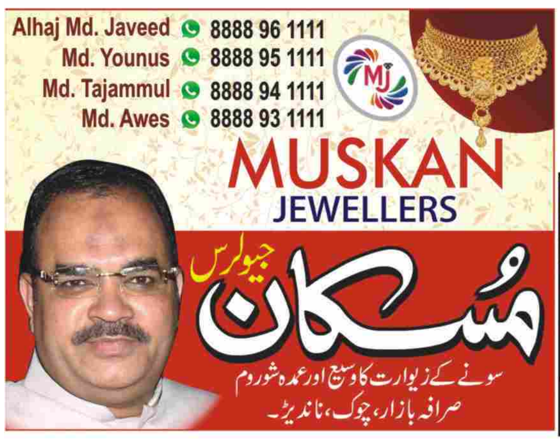

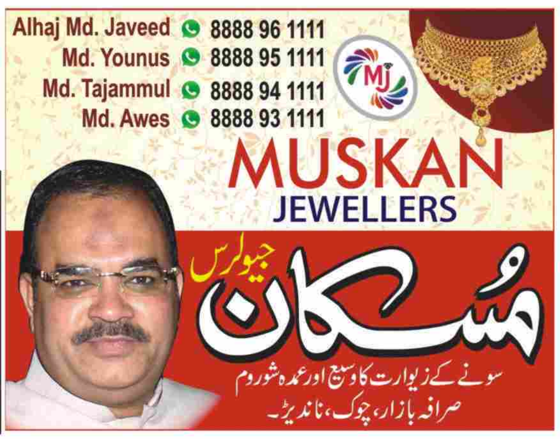


## بہار: طلباء پر لاٹھی چارج کے بعد راہل گاندھی نے کہا، 'ایکلویہ کی طرح نوجوانوں کا انگوٹھا کاٹا جا رہا ہے'

نئی دہلی: لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے این ڈی اے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی ناکامی چھپانے کے لیے نوجوانوں پر لاٹھی چارج کرا رہی ہے۔ دراصل بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) کی جانب سے 13 دسمبر کو منعقد مشترکہ ابتدائی امتحان کی منسوخی کا مطالبہ کر رہے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا گیا تھا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا "میں نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ جس طرح ایکلویہ کا انگوٹھا کٹوایا گیا تھا اسی طرح پیپر لیک کر کے نوجوانوں کا انگوٹھا کاٹا جاتا ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال بہار ہے۔ بی پی ایس سی کے امیدوار پیپر لیک کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں اور امتحان کو رد کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن این ڈی اے کی حکومت اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے الٹا طالب علموں پر ہی لاٹھی چارج کروا رہی ہے۔ یہ بے حد شرمناک اور قابل مذمت ہے۔ طالب علموں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہم ان کے ساتھ ہیں اور انہیں انصاف دلان کے کے لیے لڑیں گے۔" دوسری جانب صوبہ بہار کے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو، کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی اور آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو سمیت کئی اپوزیشن سیاسی لیڈران نے بھی پولیس کی کارروائی کی مذمت کی ہے۔ آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد نے کہا کہ "پولیس کو احتجاج کر رہے طلباء پر لاٹھی چارج نہیں کرنا چاہیے تھا۔ غلط بات ہے۔" پرینکا گاندھی نے کہا کہ "حکمراں جماعت کا واحد مقصد اپنی کرسی بچانا ہے ہے اور جو بھی روزگار مانگتا ہے اسے دبایا جاتا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ 13 دسمبر کو بی پی ایس سی امتحان کے دوران ہوئے بے ضابطگیوں کے خلاف طلباء احتجاج کر رہے ہیں۔ امتحان میں شامل کئی امیدواروں کا کہنا ہے کہ انہیں پیپر تقریباً 1 گھنٹہ تاخیر سے ملا۔ وہیں ایک دیگر طالب نے دعویٰ کیا کہ پیپر پھاڑ دیے گئے تھے جس کی وجہ سے ممکنہ پیپر لیک ہونے کا خدشہ بڑھ گیا۔ ساتھ ہی طلباء کی جانب سے یہ بھی الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ بی پی ایس سی مشترکہ ابتدائی امتحان کا پرچہ لیک ہوا تھا۔ واضح ہو کہ مظاہرہ کر رہے طلباء کا مطالبہ ہے کہ امتحان دوبارہ کرایا جائے اور 13 دسمبر کو ہوئے امتحان کو پورے طور پر منسوخ کر دیا جائے۔ ساتھ ہی طلباء نے کمیشن سے جلد از جلد امتحان کی نئی تاریخ مقرر کرنے کی بھی گزارش کی ہے۔

## بی پی ایس سی امتحان کی منسوخی پر طلباء کا احتجاج جاری، امتحان کی منسوخی سے کمیشن کا انکار

بہار میں بی پی ایس سی کی 70ویں مشترکہ ابتدائی امتحان کی منسوخی کے مطالبے پر طلباء کا احتجاج جاری ہے۔ طلباء امتحان کے سوالات کے افشاء کے معاملے پر کمیشن کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں اور ان کے مطالبے کو اپوزیشن کی سیاسی حمایت بھی حاصل ہے۔ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو، پورنیہ کے آزاد ایم پی راجیش رنجن عرف پپو یادو اور جن سوراج پارٹی نے طلباء کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے ان کے احتجاج کو جائز قرار دیا ہے۔ تاہم بدھ کو بی پی ایس سی کے دفتر کے باہر احتجاج کرنے والے طلباء پر پولیس کے لاٹھی چارج کے بعد تنازعہ مزید بڑھ گیا ہے۔ تیجسوی یادو نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر لکھا کہ ریاست کو ایسے لوگ چلا رہے ہیں جنہیں کچھ خبر نہیں کہ بہار میں کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ این ڈی اے کے رہنما نتیش کمار کی قیادت میں بی پی ایس سی طلباء پر پولیس تشدد کروا کر اسے جائز ٹھہرا رہے ہیں۔ دوسری طرف، پولیس کا کہنا ہے کہ گردنی باغ کے احتجاجی مقام کو چھوڑ کر بی پی ایس سی دفتر کے قریب ممنوعہ علاقے میں داخل ہونے والے مظاہرین کو بار بار واپس جانے کی درخواست کی گئی لیکن انکار پر ہلکا زور استعمال کر کے ہٹایا گیا۔ بی پی ایس سی کمیشن نے واضح کیا کہ 13 دسمبر کو ہونے والی امتحان کی منسوخی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ صرف باپو امتحانی مرکز کے طلباء کو دوبارہ امتحان دینے کی اجازت ہوگی، جو 4 جنوری کو منعقد ہوگا۔

## سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کا 92 سال کی عمر میں انتقال

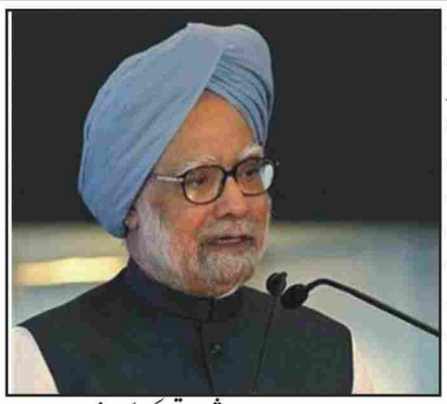

نئی دہلی: 26/ دسمبر (ایجنسیز) ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور کانگریس کے سینئر رہنما ڈاکٹر منموہن سنگھ کا 92 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کی خبر نے ہندوستان بھر میں گہرے غم کی لہر دوڑا دی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کا انتقال جمعرات کی شام دہلی کے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) میں ہوا، جہاں انہیں حالت بگڑنے کے بعد ایمرجنسی شعبہ میں داخل کرایا گیا تھا۔ منموہن سنگھ کی صحت گزشتہ کچھ دنوں سے خراب تھی اور ان کی حالت تشویش ناک تھی۔ جمعرات کی شام انہیں فوراً اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ کچھ وقت تک زیر علاج رہے لیکن بدقسمتی سے ان کی زندگی بچائی نہ جا سکی اور وہ انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وفات کی اطلاع اسپتال کے ذرائع نے دی۔ پارٹی کی اعلیٰ قیادت، بشمول پرینکا گاندھی، بھی ایمس دہلی میں ان کی حالت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے پہنچی تھیں۔ منموہن سنگھ کی وفات کے بعد ہندوستانی سیاست میں ایک بڑی شخصیت کے چلے جانے کا سانحہ پیش آیا ہے۔ وہ ہندوستان کے ایک عظیم ماہر اقتصادیات اور ایماندار سیاستدان کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ہندوستان کی اقتصادی اصلاحات میں اہم کردار ادا کیا اور 1991 میں اقتصادی لبرلائزیشن کی پالیسیوں کا آغاز کیا۔ ان کی قیادت میں ہندوستان نے عالمی اقتصادی منظر نامے پر اپنی پوزیشن مستحکم کی۔ وہ 2004 سے 2014 تک ہندوستان کے وزیر اعظم رہے اور ان کی حکومت میں ہندوستان نے معاشی ترقی کی ایک نئی راہ اختیار کی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں ہندوستان کی معیشت میں تیز تر ترقی ہوئی اور ملک نے عالمی سطح پر اپنے آپ کو ایک اقتصادی طاقت کے طور پر تسلیم کرایا۔ ان کی پالیسیوں کا اثر آج تک محسوس کیا جا رہا ہے، خاص طور پر ہندوستان کی اقتصادی پوزیشن اور عالمی تجارت میں ہندوستان کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی سیاسی زندگی میں ان کی ایمانداری اور اصولوں کی پیروی نے انہیں ایک منفرد مقام عطا کیا۔ ان کا کردار نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سیاست میں بھی اہم تھا۔ ان کی قیادت میں ہندوستان نے عالمی اقتصادی بحرانوں کے باوجود ترقی کی اور کئی اہم عالمی اداروں میں ہندوستان کی پوزیشن کو مستحکم کیا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وفات کے بعد ان کے خاندان کے افراد، دوستوں اور تمام مداحوں کے لیے یہ ایک سخت آزمائش ہے۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کی رہنمائی کا اثر آنے والی نسلوں پر بھی مرتب ہوگا۔ ان کا انتقال ہندوستان کی سیاست اور معیشت کے لیے ایک بڑا نقصان ہے، جس کا خلا بھرنا مشکل ہوگا۔

## پٹنہ میں ملازمت کے امیدواروں پر پولیس لاٹھی چارج یہ بی جے پی حکومت کے ظلم کی انتہا ہے: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: کانگریس قائد پرینکا گاندھی وڈرا نے جمعرات کے روز پٹنہ میں روزگار کے متلاشی افراد کے خلاف پولیس کارروائی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ حکمراں جماعت کا واحد ویژن اپنی کرسی کو بچانا اور جو بھی ملازمت کا مطالبہ کرے اسے دبا دینا ہے۔ ہاں یہ تذکرہ مناسب ہوگا کہ بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) کی جانب سے 13 دسمبر منعقدہ پریلمنری امتحان کے پرچہ سوالات کے مبینہ افشاء پر چہارشنبہ کے روز پٹنہ میں احتجاج کے دوران افراتفری مچ گئی اور ریاستی پولیس کو امیدواروں پر لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ امیدواروں نے دعویٰ کیا کہ پولیس کارروائی میں کئی افراد زخمی ہوئے لیکن ایک سینئر عہدیدار نے لاٹھی چارج کرنے کی تردید کی۔ پرینکا گاندھی نے اپنے واٹس ایپ چینل پر ایک پوسٹ میں کہا کہ نوجوانوں پر جن کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے لاٹھی چارج کرنا ظلم کی انتہا ہے۔

## سی ڈبلیوسی اجلاس: راہل گاندھی کا مہاراشٹر انتخابات میں دھاندلی کا الزام، ووٹر لسٹ پر سوالات

بیلگاوی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیوسی) کے اجلاس کے دوران راہل گاندھی نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات 2024 میں دھاندلی کے سنگین الزامات عائد کیے اور الیکشن کمیشن کی شفافیت پر سوال اٹھایا۔ راہل گاندھی نے کہا، "مہاراشٹر کی 118 نشستوں پر 72 لاکھ نئے ووٹرز شامل کیے گئے، جن میں سے 102 نشستیں بی جے پی نے جیتیں۔ یہ غیر معمولی ہے اور اس میں دھاندلی کا شبہ ہے۔" کانگریس رہنما نے مزید کہا، "ووٹنگ لسٹ میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی گئیں اور اس کے نتیجے میں بی جے پی کو غیر منصفانہ فائدہ ہوا۔" انہوں نے زور دیا کہ اتنی بڑی تعداد میں ووٹرز کا اضافہ عام بات نہیں اور اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ خیال رہے کہ کانگریس کے ایک وفد نے حال ہی میں الیکشن کمیشن سے ملاقات کی تھی اور ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ "47 لاکھ نئے ووٹرز شامل کیے گئے اور لاکھوں کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے ہیں۔" تاہم، الیکشن کمیشن نے وضاحت کی کہ 39 لاکھ نئے ووٹرز شامل ہوئے، جو نوجوانوں کی آبادی میں اضافے کی وجہ سے ہے۔

## کانگریس کے نو ستیہ گرہ اجلاس میں آئین کو کمزور کیے جانے پر تشویش، معاشی وسماجی صورتحال پر مرکزی حکومت کی تنقید

نئی دہلی: حزب اختلاف کی اہم جماعت کانگریس نے کرناٹک کے بیلگاوی میں منعقدہ ورکنگ کمیٹی کے خصوصی اجلاس کے دوران دو قرار دادیں منظور کیں۔ ان قراردادوں میں بی جے پی کی جانب سے بابا صاحب امبیڈکر کی توہین، آئین اور کسانوں کو نظر انداز کرنا، چین کے ساتھ سرحدی تنازعہ اور عام شہریوں کی زندگی میں افراتفری پیدا کرنے کے لیے مرکز کی نریندر مودی حکومت کی تنقید کی گئی۔ امبیڈکر کی توہین ناقابل برداشت: تاریخی بیلگاوی میں پہلے دن کی میٹنگ کے بعد منظور کی گئی قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جب ہم آئین کو اپنانے کی 75 سالہ سالگرہ منا رہے ہیں، اسی وقت آئین پر سب سے بڑا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ قرارداد میں پنڈت جواہر لال نہرو کے اس قول کا ذکر کیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا، "اس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے جتنی محنت آئین کے لیے کی ہے اتنی شاید ہی کسی نے کیا ہوگی۔" قرارداد میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی بابا صاحب پر کی گئی تنقید کا بھی ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ امت شاہ کی یہ تنقید آر ایس ایس اور بی جے پی کے کئی دہائیوں سے جاری منصوبے کا حصہ ہے جس میں آئین کی بے قدری کی جاتی ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس تنقید پر امت شاہ کے استعفیٰ اور ملک سے معافی کی مطالبہ دوبارہ دہرایا ہے۔ اداروں اور جمہوری نظام کو کمزور کرنے پر تشویش: کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جمہوری نظام کو مسلسل کمزور کرنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ عدلیہ، الیکشن کمیشن اور میڈیا جیسے اداروں کا سیاسی رنگ میں رنگا جا رہا ہے اور ان پر انتظامیہ کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ کانگریس نے کہا ہے کہ جس طرح حکومتی جماعت پارلیمنٹ کے اجلاسوں میں خلل ڈالتی ہے، اس سے پارلیمنٹ کے وقار کو زک پہنچی ہے۔ اس سلسلے میں حالیہ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرارداد میں ایک ملک ایک انتخاب بل کو آئین کے تحت ملک کے وفاقی ڈھانچے پر حملہ قرار دیا گیا۔ الیکشن کمیشن کی قواعد میں ترمیم کی سفارش پر تنقید: ورکنگ کمیٹی کی قرارداد میں الیکشن کمیشن کی جانب سے 1961 کے قواعد میں ترمیم کی سفارش پر تنقید کی گئی ہے۔ ان قواعد میں ترمیم کے ذریعے انتخابی دستاویزات تک عام لوگوں کی رسائی کو محدود کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے آزاد اور منصفانہ انتخابات کے لیے ضروری شفافیت اور جوابدہی کے بنیادی اصولوں کی نظر اندازی قرار دیا گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس ترمیم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حالیہ ہریانہ اور مہاراشٹر کے انتخابات میں مشتبہ انتخابی عمل پر بھی سوال اٹھایا گیا ہے۔ فرقہ واریت پر ضرب: کانگریس نے اپنی قرارداد میں حکومت کی جانب سے فرقہ وارانہ اور ذات پر مبنی نفرت کو فروغ دینے کی مذمت کی، خاص طور پر اقلیتی برادری کو نشانہ بنائے جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ قرارداد میں منی پور میں مئی 2023 سے جاری تشدد پر تشویش ظاہر کی گئی اور حکومت کی بے حسی پر تنقید کی گئی ہے۔

## ارجن کپور کا مداحوں کو انتباہ، 'میرے نام سے لوگوں کو گمراہ کر رہا جعلساز!'

بالی ووڈ اداکار ارجن کپور نے انسٹاگرام پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے مداحوں کو آن لائن دھوکہ دہی سے محتاط رہنے کی تاکید کی ہے۔ ارجن نے بتایا کہ ایک شخص خود کو ان کا مینیجر ظاہر کر کے لوگوں سے ان کی ذاتی معلومات لینے اور مشکوک لنکس پر کلک کرنے کو کہہ رہا ہے۔ ارجن نے اپنی انسٹاگرام پوسٹ میں لکھا، "مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مشتبہ فرد لوگوں سے رابطہ کر رہا ہے اور خود کو میرا مینیجر بتا رہا ہے۔ یہ فرد میرا نام استعمال کر کے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ براہِ کرم محتاط رہیں اور کسی بھی مشکوک پیغام کا جواب نہ دیں۔ اگر آپ کو ایسے پیغامات موصول ہوں تو فوری طور پر اس اکاؤنٹ کی اطلاع دیں۔" سوشل میڈیا پر متحرک رہنے والے ارجن کپور نے حالیہ دنوں میں انسٹاگرام پر ورون دھون کی فلم بے بی جان٭ کی ٹیم کو کامیابی کی مبارکباد بھی دی۔ ارجن کپور کے فلمی کیریئر کی بات کریں تو حال ہی میں وہ روہت شیٹی کی ہدایت کردہ فلم 'سنگھم اگین' میں نظر آئے تھے۔ اس فلم میں انہوں نے ایک ولن کا کردار ادا کیا تھا، جو مداحوں میں بے حد مقبول ہوا۔ فلم میں ارجن کپور کے ساتھ اجے دیوگن، ٹائیگر شروف، رنویر سنگھ، اکشے کمار، اور کرینہ کپور خان جیسے بڑے ستارے بھی شامل تھے، جبکہ سلمان خان ایک مختصر کردار میں جلوہ گر ہوئے۔ فلم یکم نومبر کو ریلیز ہوئی اور ارجن کپور نے اس میں کام کرنے کے تجربے کو یادگار قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "صحیح وقت پر، صحیح ہدایت کار کے ساتھ کام کرنا، جو آپ پر یقین رکھے، کبھی کبھی یہی کافی ہوتا ہے۔" ارجن نے ہدایت کار روہت شیٹی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ان پر بھروسہ کیا اور ایسا کردار دیا جسے شائقین نے پسند کیا۔

## ڈاکٹر منموہن سنگھ: عہدِ اصلاحات کے معمار اور ہندوستان کے عظیم قائد کا یادگار سفر

ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات ڈاکٹر منموہن سنگھ 92 سال کی عمر میں دہلی کے ایمس (آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز) میں وفات پا گئے۔ وہ کافی عرصے سے مختلف طبی مسائل کا سامنا کر رہے تھے اور انہیں طبیعت بگڑنے پر آج شام اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ ایمس، نئی دہلی نے اپنے بیان میں کہا کہ انتہائی افسوس کے ساتھ ہم یہ اطلاع دیتے ہیں کہ بھارت کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ 92 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ عمر سے متعلق بیماریوں کے باعث زیرِ علاج تھے اور 26 دسمبر 2024 کو اپنے گھر پر اچانک بے ہوش ہو گئے۔ گھر پر ہی فوری طور پر جان بچانے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ انہیں رات 8:06 پر ایمس، نئی دہلی کی میڈیکل ایمرجنسی میں لایا گیا۔ تمام کوششوں کے باوجود انہیں بچایا نہ جا سکا اور رات 9:51 پر انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ ڈاکٹر سنگھ نے اپنی بے مثال خدمات سے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے اقتصادی منظر نامے پر گہرا اثر ڈالا۔ ان کا تعلق ایک سادہ پس منظر سے تھا۔ وہ 26 ستمبر 1932 کو غیر منقسم ہندوستان کے پنجاب کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے 1957 میں اقتصادیات میں فرسٹ کلاس آنرز کی ڈگری حاصل کی اور 1962 میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈی فل کی۔ تعلیم کے شعبے سے گہری دلچسپی کے باعث وہ پنجاب یونیورسٹی اور دہلی اسکول آف اکنامکس میں تدریس سے منسلک رہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے 1971 میں حکومتِ ہند کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور جلد ہی اپنے اقتصادی نظریات کے ذریعے اہم عہدوں پر فائز ہوئے۔ 1991 سے 1996 تک وہ وزیر خزانہ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے اور اسی دوران انہوں نے اقتصادی اصلاحات کا ایسا خاکہ پیش کیا، جس نے ہندوستان کی معیشت کو ایک نئی سمت دی۔ ان کی پالیسیاں آج بھی اقتصادی ماہرین کے لیے ایک حوالہ ہیں۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے 2004 میں ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر حلف لیا اور 2014 تک دو مدتوں کے لیے اس عہدے پر فائز رہے۔ ان کے دورِ حکومت میں ہندوستان نے اقتصادی، سماجی، اور بین الاقوامی سطح پر کئی اہم کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ ہمیشہ اپنی سادگی، بردباری اور واضح اقتصادی وژن کے لیے یاد کیے جائیں گے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی ڈاکٹر سنگھ کو مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ انہیں 1987 میں ہندوستان کے دوسرے سب سے بڑے شہری اعزاز 'پدم وبھوشن' سے سرفراز کیا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں ایڈم اسمتھ پرائز، نوبل کالج کی اعزازی ڈگریاں اور دیگر کئی ایوارڈز سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر سنگھ کی شخصیت اور ان کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انہوں نے نہ صرف ہندوستان کو اقتصادی بحران سے نکالا بلکہ ایک ایسی معیشت کی بنیاد رکھی جو ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔ ان کا انتقال ایک ایسا نقصان ہے جسے پر کرنا ناممکن ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال سے ہندوستان ایک عظیم رہنما اور معمارِ اصلاحات سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی یادگار خدمات ہمیشہ آنے والی نسلوں کو رہنمائی فراہم کریں گی۔

## کسانوں کا 30 دسمبر کو پنجاب بند کا اعلان، ایمرجنسی خدمات بحال رہیں گی

امرتسر: پنجاب کے کسانوں نے اپنے مطالبات کو لے کر 30 دسمبر کو پنجاب بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کسان مزدور سنگھرش کمیٹی کے لیڈر سرون سنگھ پندھیر نے اس حوالے سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ بند کے دوران عوام کی سہولیات اور ایمرجنسی خدمات کو ترجیح دینے کا اعلان کیا ہے۔ کسان لیڈر نے کہا کہ بند کے دوران طبی خدمات اور دیگر ایمرجنسی خدمات عام دنوں کی طرح جاری رہیں گی۔ ایئرپورٹ پر مسافرین کو لے جا رہی گاڑیوں اور شادی کی تقریبات میں شامل ہونے والی گاڑیوں کو بھی نہیں روکا جائے گا۔ ساتھ ہی امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں کو امتحان گاہ تک پہنچنے میں مکمل مدد فراہم کی جائے گی۔

## پٹنہ میں 'ایشور اللہ تیرو نام' گانے پر گلوکارہ کو مانگنی پڑی معافی، اشونی چوبے نے لگایا 'جے شری رام' کا نعرہ

پٹنہ: ریاست بہار کی راجدھانی پٹنہ میں اٹل جینتی تقریب کے دوران مہاتما گاندھی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' کو لے کر تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ دراصل پٹنہ کے باپو آڈیٹوریم میں اٹل جینتی تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ تقریب کے دوران اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب معروف بھوجپوری گلوکارہ دیوی نے اسٹیج سے مہاتما گاندھی کا پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' گانا شروع کر دیا۔ جیسے ہی گلوکارہ نے 'ایشور اللہ تیرو نام' گایا تقریب میں موجود تمام لوگوں نے ہنگامہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد گلوکارہ کو لوگوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا معاملہ اتنا طول پکڑ گیا کہ گلوکارہ کو اسٹیج سے ہی معافی مانگنی پڑی۔ ہو کہ گاندھی جی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' کو لے کر جو ہنگامہ ہوا اس وقت پروگرام میں سابق مرکزی وزیر اشونی چوبے بھی موجود تھے۔ مرکزی وزیر نے بذات خود گلوکارہ کو اسٹیج سے اتارا اور اسٹیج سے ہی 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے لگے۔ حالانکہ گلوکارہ نے کہا کہ "بھجن گاتے وقت ان کا ارادہ کسی کو تکلیف پہنچانے کا نہیں تھا اس لیے انہوں نے بعد میں معافی مانگی۔" ہنگامہ کے وقت اسٹیج پر تقریباً 20 سے زیادہ لوگ تھے۔ آخر میں گلوکارہ دیوی نے معروف گلوکارہ شاردا سنہا کو یاد کرتے ہوئے 'چھٹی میا آئی نہ دوریا' گایا اور تقریب درمیان میں ہی چھوڑ کر چلی گئیں قابل ذکر ہے کہ مہاتما گاندھی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' گانے کے حوالے سے جو تنازعہ کھڑا ہوا اس پر آر جے ڈی سربراہ لالو یادو کا ردِ عمل سامنے آیا۔ انہوں نے کہا کہ "کل جب پٹنہ میں ایک گلوکارہ نے گاندھی جی کا بھجن 'رگھو پتی راگھو راجہ رام' گایا تو نتیش کمار کے ساتھی بی جے پی اراکین نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ یہ بھجن کم سمجھنے والے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔"

## سی ڈبلیوسی اجلاس: تنظیمی اصلاحات کی منظوری

## 26/ جنوری سے آئین بچاؤ یاترا کا اعلان

انگریس کی ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیوسی) کا اجلاس جمعرات کو کرناٹک کے بیلگاوی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے بعد کانگریس جنرل سیکرٹری کے سی وینوگوپال نے بتایا کہ اجلاس میں دو اہم قراردادیں پیش کی گئیں، جن میں ایک مہاتما گاندھی پر اور دوسری سیاسی امور سے متعلق ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ کانگریس 2025 میں تنظیمی اصلاحات کا جامع پروگرام شروع کرے گی، جس کے تحت ہر سطح پر رہنماؤں کی صلاحیتوں کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ 26 جنوری 2025 سے ایک سال تک جاری رہنے والی آئین بچاؤ قومی یاترا٭ شروع کی جائے گی۔ اس یاترا کے ذریعے کانگریس آئین، جمہوریت، معیشت، الیکشن کمیشن اور دیگر اہم مسائل پر عوام کو بیدار کرے گی۔ کانگریس رہنما جے رام رمیش نے کہا کہ "بھارت جوڑو یاترا نے کانگریس کو نئی توانائی دی ہے اور یہ ہماری سیاست میں ایک اہم موڑ تھا۔ اب ہم 26 جنوری کو ایک نئی قومی یاترا کا آغاز کریں گے جو آئین کے تحفظ پر مرکوز ہوگی۔' انہوں نے مزید کہا کہ اس مہم کے تحت کانگریس رہنما ہر گاؤں اور ہر شہر میں جا کر عوام سے رابطہ کریں گے۔ اس یاترا کے دوران معاشی مسائل، جمہوریت کے تحفظ، اور دیگر امور پر بات کی جائے گی۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اجلاس کے دوران مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج پر شدید اعتراض کیا اور الیکشن کمیشن کی شفافیت پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ "مہاراشٹر کی 118 سیٹوں پر 72 لاکھ نئے ووٹر شامل کیے گئے تھے، جن میں سے زیادہ تر پر بی جے پی نے کامیابی حاصل کی، جو شفافیت پر سوالیہ نشان کھڑا کرتی ہے۔" کانگریس کے مطابق، آئین بچاؤ یاترا٭ کے آغاز سے پہلے، بیلگاوی میں ایک بڑی ریلی کا انعقاد کیا جائے گا، جس کا نعرہ 'جے باپو، جے بھیم، جے سمویدھان (آئین)' ہوگا۔' اس کے ساتھ ہی سی ڈبلیو سی نے وزیر داخلہ امت شاہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے اور صاف کہا ہے کہ ملک سے معافی مانگی جانی چاہئے۔

## اگر وقف ترمیمی بل 2024 پاس ہو گیا تو اوقاف کی جائیدادوں پر ناجائز قبضے کو قانونی حیثیت مل جائے گی: امیر شریعت

مونگیر: امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے وقف ترمیمی بل 2024 پر خصوصی تجزیہ پیش کرتے ہوئے اس بل کے قانونی، آئینی اور شرعی پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی اور اسے مسلمانوں کے اوقاف پر ایک غیر منصفانہ حملہ قرار دیا۔ یہ بات انہوں نے مونگیر کمشنری کے تحت بیگو سرائے، مونگیر، کھگڑیا، جموئی، لکھی سرائے اور شیخ پورہ کے علماء، ائمہ، ٹیچرس، وکلاء، پروفیسرز، ڈاکٹرز، صحافی، انجینئرز اور سماجی کارکنان سے "تحفظِ اوقاف" کے موضوع پر ایک اہم آن لائن ویبنار میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس ویبنار کا مقصد وقف ترمیمی بل 2024 کے مضر اثرات سے عوام کو آگاہ کرنا، اس تحریک کو مزید مستحکم بنانا اور اوقاف کے تحفظ کی مہم کو گھر گھر تک پہنچانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "وقف صرف جائیداد کا معاملہ نہیں بلکہ ایک دینی عبادت اور امانت ہے، جسے مسلمانوں نے اپنے اجتماعی و دینی مقاصد کے لیے قائم کیا ہے۔ یہ بل نہ صرف اوقاف کی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش ہے بلکہ مسلمانوں کی سماجی و دینی خودمختاری کو ختم کرنے کی ایک سازش ہے۔" انہوں نے بل میں شامل چند شقوں کو خصوصی طور پر روشنی ڈالی، جو حکومت کو اوقاف کی جائیدادوں کی منتقلی، ان کی حیثیت کو بدلنے اور وقف کے نظام کو سرکاری کنٹرول میں لینے کے وسیع اختیارات فراہم کرتی ہیں۔ امیر شریعت نے واضح کیا کہ "یہ قانون اگر نافذ ہو گیا تو اوقاف کی جائیدادوں پر ناجائز قبضے کو قانونی حیثیت مل جائے گی، جو مسلمانوں کے اجتماعی و اقتصادی مفادات کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ یہ بل آئین کی روح، اقلیتوں کے حقوق اور ملک کے عدل و انصاف کی روایات کے بھی منافی ہے۔" انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس بل کے خلاف متحدہ طور پر آواز بلند کرتے رہیں اور اوقاف کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط تحریک کا حصہ بنیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اوقاف کا تحفظ نہ صرف ایک شرعی ذمہ داری ہے بلکہ یہ مسلمانوں کی اجتماعی ترقی کے لیے بھی نہایت ہی ضروری ہے۔ ویبنار میں شرکاء نے نہ صرف امیر شریعت کے محاضرہ کو غور سے سنا بلکہ اس بل کے مضر اثرات کے خلاف ایک منظم جدوجہد کی ضرورت پر اتفاق کیا۔ شرکاء نے اپنی تجاویز پیش کیں اور اوقاف کے تحفظ کے لیے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لانے کا عزم کیا۔ شرکاء نے تحفظ اوقاف کے اس آن لائن ویبنار کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے تمام طبقات، خاص طور پر علماء، دانشوران، وکلاء اور سماجی کارکنان کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ جامعہ رحمانی کے شعبہ صحافت کے ایچ او ڈی فضل رحمٰن رحمانی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور انہوں نے اپنی تمہیدی گفتگو میں ویبنار کی ضرورت اور وقف کے تحفظ پر مختصر مگر جامع گفتگو کی۔

## ایس کے ایم نے ڈلیوال کی 'تا مرگ بھوک ہڑتال' پر صدر جمہوریہ سے ملاقات کے لیے میمورنڈم پیش کیا

نئی دہلی: کسانوں کے احتجاج اور کسان لیڈر جگجیت سنگھ ڈلیوال کی تا مرگ بھوک ہڑتال کے دوران ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ سنیوکت کسان مورچہ (ایس کے ایم) نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو خط لکھ کر کسانوں کے مسائل پر گفتگو کے لیے ملاقات کا وقت طلب کیا ہے۔ ایس کے ایم نے جمعرات کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ وہ 70 سالہ ڈلیوال کی بھوک ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال اور دیگر اہم معاملات کا حل چاہتے ہیں، جن میں زراعت کی مارکیٹنگ کے لیے قومی پالیسی کا ڈھانچہ پیش کرنا بھی شامل ہے۔ واضح ہو کہ کسان اپنی فصلوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ 13 فروری کو سیکورٹی فورسز کے ذریعہ کسانوں کو دہلی کی طرف کوچ کرنے سے روکے جانے کے بعد سے ہی ایس کے ایم (غیر سیاسی) اور کسان مزدور مورچہ کے بینر تلے کسان پنجاب اور ہریانہ کے درمیان شمبھو اور کھنوری بارڈر پر احتجاج کر رہے ہیں۔ کسانوں کے گروپ میں شامل 101 احتجاجی کسانوں نے 6 سے 14 دسمبر کے درمیان 3 بار پیدل دہلی تک مارچ کرنے کی کوشش کی لیکن ہریانہ میں تعینات سیکورٹی فورسز نے انہیں روک دیا۔ صدر جمہوریہ کو 25 دسمبر کو لکھے گئے خط میں کہا گیا کہ "ایس کے ایم کا ایک وفد آپ سے جلد از جلد ملنے کی گزارش کرتا ہے۔ تاکہ پورے ملک میں کسانوں کو جن مسائل اور پریشانیوں سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے اس سے آگاہ کیا جا سکے۔"

## قوم نے واجپائی کو ان کی صد سالہ پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی: سابق وزیر اعظم بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی کے 100 ویں یوم پیدائش پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ، وزیر اعظم نریندر مودی اور لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سمیت شکر گزار قوم نے آنجہانی لیڈر کو عاجزانہ خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر واجپائی کی سمادھی 'سدیو اٹل' پر صدر جمہوریہ، نائب صدر، وزیر اعظم، لوک سبھا اسپیکر کے علاوہ سابق صدر رام ناتھ کووند، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر اور مرکزی وزیر جگت پرکاش نڈا، مرکزی وزیر امت شاہ، جیوترادتیہ سندھیا، ہردیپ سنگھ پوری، کرن رجیجو، اشونی ویشنو، پیوش گوئل، بھوپیندر یادو، ارجن رام میگھوال، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو، بی جے پی کے جنرل سکریٹری ونود تاوڑے، ارون سنگھ اور پارٹی کے کئی عہدیداروں نے پھول چڑھائے۔ آنجہانی سابق وزیر اعظم کی گود لی ہوئی بیٹی نمیتا بھٹاچاریہ، داماد رنجن بھٹاچاریہ اور ان کی بیٹی، گوالیار سے آنے والے مسٹر واجپائی کے خاندان کے دیگر افراد نے بھی انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر بھجن گانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ صدر، نائب صدر اور وزیر اعظم نے گائک منڈلی کے اراکین سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ مسٹر واجپائی، جنہیں ہندوستانی سیاست میں اجا تا شترو کے نام سے جانا جاتا ہے، نے اپنے حیرت انگیز تقریری انداز سے کافی مقبولیت حاصل کی۔

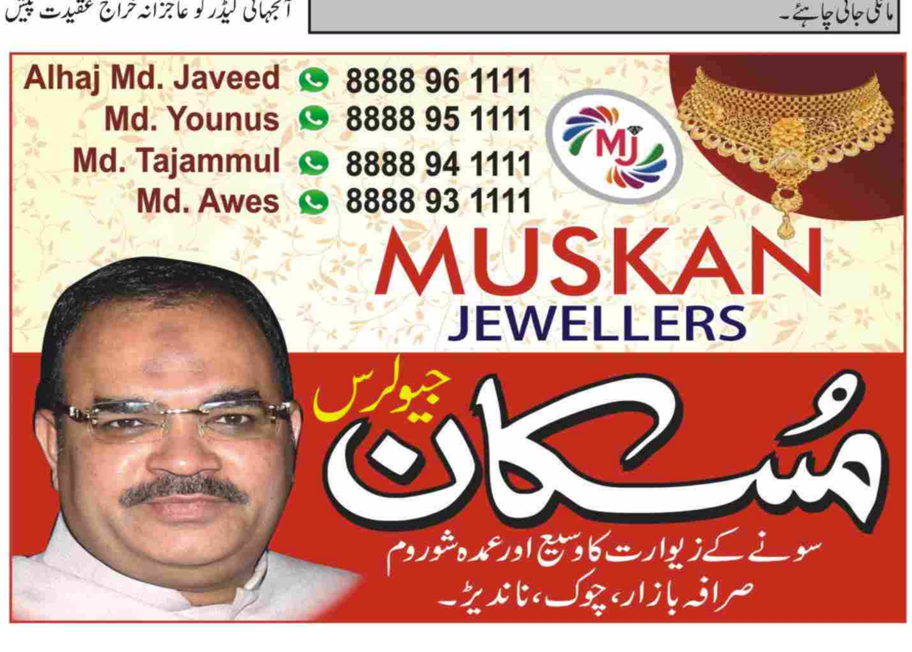

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
27 Dec. 2024

# غلبۂ اسلام: بحرانوں میں تجدیدِ ایمان

مسعود محبوب خان (ممبئی) 09422724040

اسلام محض ایک مذہب نہیں بلکہ مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ زندگی کے تمام پہلوؤں (روحانی، اخلاقی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی) کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، جب کہ اکثر مذاہب زیادہ تر روحانی یا اخلاقی تعلیمات تک محدود ہیں۔ اسلامی نظام عدل، مساوات، اور انسانی حقوق کی ضمانت فراہم کرتا ہے، جو کسی بھی انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ یہودیت اپنی تعلیمات کو ایک مخصوص قوم (بنی اسرائیل) تک محدود رکھتی ہے، جس کی وجہ سے وہ عالمی مذہب بننے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ عیسائیت، اگرچہ عالمی مذہب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن اس کے نظریات عملی زندگی کے تمام پہلوؤں (جیسے سیاست، معیشت، اور سماجی انصاف) کے لیے کوئی جامع رہنمائی فراہم نہیں کرتے۔ اسلام کی حقانیت کا ایک نمایاں پہلو اس کا عملی نفاذ ہے۔ قرآن اور سنّت کی تعلیمات محض نظریاتی نہیں بلکہ عملی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں عملی جامہ پہنایا گیا اور دنیا میں امن، انصاف، اور ترقی کی مثالیں قائم ہوئیں۔ اسلام دیگر الہامی مذاہب (عیسائیت اور یہودیت) کا تسلسل اور تکمیل ہے۔ قرآن نے سابقہ مذاہب کی اصلاحات اور کمزوریوں کو دور کر کے ایک مکمل اور جامع دین پیش کیا ہے: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا" (المائدہ: 3)۔ اسلام کے مطابق سابقہ مذاہب کے احکام وقت کے ساتھ تبدیل ہو گئے یا تحریف کا شکار ہو گئے، جب کہ قرآن کو محفوظ اور ہمیشہ کے لیے نافذ العمل رکھا گیا۔ اسلام ہر انسان کے لیے عدل و انصاف، مساوات، اور اخوت کا پیغام دیتا ہے۔ یہ کسی مخصوص قوم، نسل، یا طبقے تک محدود نہیں۔ اسلام کی عالمگیریت اس کے اس پیغام میں ہے کہ انسانیت ایک امت ہے اور تمام انسان برابر ہیں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ دیگر مذاہب، مثلاً ہندومت، بدھ مت، یا دیگر عقائد، روحانی یا فلسفیانہ نظام پیش کرتے ہیں لیکن وہ انسانی زندگی کے مادی، سماجی اور سیاسی پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتے۔ یہ نظام انسانی زندگی کی مکمل رہنمائی فراہم کرنے کے بجائے مخصوص شعبوں میں محدود ہیں۔ اسلام کی حکمرانی کی بنیاد طاقت، زور یا جبر نہیں بلکہ انسانیت کی فلاح، عدل، اور حق کی بالادستی ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کا طرزِ حکمرانی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام غلبے کے لیے طاقت نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کو ترجیح دیتا ہے۔ اسلام کا مقصد کسی قوم یا فرد کو مغلوب کرنا نہیں بلکہ انسانیت کو اس کے حقیقی مقام تک پہنچانا ہے۔ یہ غلبہ دلوں اور دماغوں کو قائل کرنے کا غلبہ ہے، جس میں انصاف، امن، اور اخلاقی اقدار کی حکمرانی ہو۔ اسلام ہی کی حکمرانی کا دعویٰ اس کے جامع اور عالمگیر نظامِ حیات کی بنیاد پر ہے۔ دیگر مذاہب اپنی تعلیمات میں جزوی یا محدود ہونے کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اسلام انسانیت کے لیے فطری اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے، جو اسے دنیا کے ہر دور میں نافذ العمل بناتی ہے۔ یہودیت اور عیسائیت اسلام کی تحریف شدہ شکلیں ہیں۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اسلام ہی کی دعوت دی، مگر وقت کے ساتھ انسانوں نے ان میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیلیاں کیں، جس کے نتیجے میں وہ اصل تعلیمات سے دور ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہود و نصاریٰ کے پاس اپنی کتابیں اصل حالت میں موجود نہیں ہیں۔ یہ دین نہ صرف عبادات کا مجموعہ ہے بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو، چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا یہ اصول ہر دور میں قابلِ عمل ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی قوت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام نے دنیا کو ایک ایسا جامع نظامِ حیات عطا کیا ہے جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ ظلم و جبر، فرقہ پرستی، اور دیگر سماجی برائیوں کے خلاف اسلام کا نظامِ عدل و انصاف ایک روشن مثال ہے، جو انسانیت کو ایک بلند مقام پر فائز کرتا ہے۔ اسلام کی مساوات کا یہ پہلو کہ محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہیں، دنیا کے دیگر مذاہب اور نظریات کے لیے ایک چیلنج ہے۔ یہ نظامِ حیات انسانوں کو رنگ، نسل، زبان اور طبقاتی تقسیم سے بالاتر ہو کر خالص انسانیت کی بنیاد پر جوڑتا ہے۔ اسلام کے اس پیغام کا مقصد صرف انسانوں کی انفرادی اصلاح نہیں بلکہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں ہر فرد کو اس کے حقوق ملیں، کوئی ظلم کا شکار نہ ہو، اور ہر شخص اپنے فرائض ادا کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نہ صرف مذہب بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر اپنا حق حکمرانی ثابت کرتا ہے۔ اسلام کا یہ پیغام ہر دور میں رہنمائی کے لیے کافی ہے اور آج کے دور میں، جب دنیا مختلف قسم کے بحرانوں کا شکار ہے، اس کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ واضح ہو چکی ہے۔ یہ دین ہی انسانیت کو حقیقی آزادی، خوشحالی اور امن کی ضمانت دے سکتا ہے۔ سرداران قریش نے ذاتی مفادات کے تحت ایک معقول سمجھوتے کی پیشکش کی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے اسلام کے بنیادی عقیدے کی حقیقت کو واضح کر دیا: لا الٰہ الا اللہ۔ یہ کلمہ محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو کو منور کرنے والا پیغام ہے۔ اس کلمے کا ماننا صرف اللہ کی عبادت اور بندگی تک محدود نہیں، بلکہ اس کا اثر سماجی، سیاسی، اور معاشی نظام پر بھی پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قریش کے سردار، جو اپنے مفادات اور اقتدار کے تحفظ کے لیے سرگرم تھے، اس پیغام کو قبول کرنے سے گریزاں رہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ جواب ان کی بے لوث دعوت اور انسانیت کی حقیقی فلاح کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے نہ تو مصلحتاً ان کی شرط کو قبول کیا اور نہ ہی ان کی دھمکیوں سے مرعوب ہوئے، بلکہ نہایت حکمت سے یہ پیغام دیا کہ اسلام محض ایک مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو انسانوں کو حقیقی آزادی اور عزت فراہم کرتا ہے۔ قریش کے سرداروں کے اس انکار میں ان کی کم ظرفی اور مادہ پرستی کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی آفاقیت اور اس کے پیغام کی وسعت کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ ان کے نزدیک طاقت، دولت، اور اقتدار اہم تھے، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام ان سب چیزوں کی قربانی مانگتا تھا جو ان کی دنیاوی خواہشات کے عین خلاف تھیں۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی حقانیت، حکمت، اور قریش کے سرداران کی ہٹ دھرمی کا واضح آئینہ ہے۔ اس واقعے میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے عملی پہلو اور اس کے ہمہ گیر اثرات کا گہرا درس ملتا ہے۔ یہ واقعہ اس بات کی نشاندہی بھی کرتا ہے کہ اسلام کا پیغام ہر دور کے انسان کے لیے عدل، امن، اور انقلابی ہے۔ یہ دین زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ہر قسم کی غلامی سے آزاد کر کے اللہ کی بندگی میں داخل کرتا ہے، جو اصل عزت اور فلاح کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجنے کا مقصد یہی قرار دیا ہے کہ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر غالب کیا جائے۔ یہ غلبہ نہ صرف فکری اور نظریاتی سطح پر ہے بلکہ سماجی، سیاسی، اور اخلاقی نظام میں بھی اس کا ظہور ہونا لازمی ہے۔ جن قرآنی آیات کو یہاں نقل کیا جا رہا ہے، وہ اسلام کے غلبے اور اس کے قیام کی حتمیت کو واضح کرتی ہیں: سورۃ الصف، آیت 9 میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اسلام کا پیغام تمام نظام ہائے حیات پر غالب آ کر رہے گا، چاہے کفار و مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ یہ غلبہ کسی زبردستی یا جبر کا نتیجہ نہیں بلکہ اس دین کی سچائی، اس کے اصولوں کی جامعیت اور اس کی تعلیمات کی ہمہ گیریت کا نتیجہ ہے۔ سورۃ المجادلہ، آیت 21 میں اللہ تعالیٰ نے اس غلبے کو تقدیر کا حصہ قرار دیا ہے، جسے کوئی طاقت ٹال نہیں سکتی۔ اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب ہوں گے، اور یہ غلبہ اللہ کی قدرت اور حکمت کا مظہر ہوگا۔ یہ وعدہ اس بات کی ضمانت ہے کہ اسلام کا نظامِ حیات، جو عدل، مساوات، امن، اور فلاح کا ضامن ہے، دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ یہ آیات ہمیں اس حقیقت کی یاد دہانی کرواتی ہیں کہ اسلام کی دعوت نہ صرف عبادات یا انفرادی اصلاح تک محدود ہے بلکہ یہ ایک جامع اور مکمل نظام ہے، جو انسانیت کو ظلم و استبداد سے نکال کر عدل و انصاف کے راستے پر گامزن کرتا ہے۔ یہ اس بات کا تقاضا بھی کرتی ہیں کہ مسلمان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس دین کے غلبے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ یہ وعدہ ہمیں نہ صرف امید دیتا ہے بلکہ عمل کی دعوت بھی دیتا ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کے اصولوں کو نافذ کریں تاکہ اللہ کے اس وعدے کا حصہ بن سکیں۔ غلبۂ اسلام اللہ کی طرف سے ایک طے شدہ حقیقت ہے، لیکن اس کا عملی نفاذ انسانوں کے ذریعے ہی ممکن ہوگا۔ اللہ رب العزت نے دنیا کو دارالعمل بنایا ہے، جہاں بندوں کو ان کے عمل کی بنیاد پر آزمایا جاتا ہے۔ سنت اللہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلنے کے لیے جدوجہد نہ کرے۔ غلبۂ اسلام کا پہلا مرحلہ لوگوں کو دین کی حقانیت سے روشناس کرانا ہے۔ یہ دعوت محض زبانی کلامی نہیں، بلکہ عملی نمونے کے ذریعے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دعوت کا آغاز انفرادی طور پر کیا، لیکن مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ کر اجتماعی نظام قائم کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ اسلام ہر دور میں قابلِ عمل نظام ہے۔ مسلمانوں کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنا ہوگا اور جدید علوم کے ساتھ دینی تعلیم کو ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ غلبۂ اسلام محض نظریات تک محدود نہیں رہ سکتا۔ اس کے لیے عملی میدان میں قدم رکھنا ہوگا۔ خواہ وہ سیاسی جدوجہد ہو، معاشی نظام کی اصلاح ہو، یا سماجی مسائل کا حل پیش کرنا ہو، ہر سطح پر کوشش ضروری ہے۔ تمام کوششوں کے ساتھ اللہ پر مکمل بھروسہ اور دعا کا اہتمام ضروری ہے۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن اس کے وعدے کو پورا کرنے کے لیے ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔ اسلام کے غلبے کی جدوجہد ایک مسلسل اور صبر آزما عمل ہے۔ یہ نہ صرف انفرادی اور اجتماعی اصلاح کا متقاضی ہے بلکہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت اور اس کے سنہری اصولوں کو پیش کرنے کی عملی کوشش بھی۔ اگر مسلمان اس جدوجہد میں اخلاص، حکمت، اور استقامت کے ساتھ شامل ہوں، تو اللہ کے وعدے کے مطابق اسلام کا غلبہ یقینی ہے۔ غلبۂ اسلام کا کام اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے سپرد کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش ہو اور وہ اپنے مقصدِ زندگی کو سمجھ کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی اسی مشن کا کامل نمونہ ہے۔ مکی دور میں آپ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا، وہ تاریخ میں ایک سنہری باب کے طور پر محفوظ ہے۔ مکہ کی تیرہ سالہ زندگی دراصل ایمان کے امتحان اور قربانیوں کی داستان ہے۔ کفارِ مکہ نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کو بلکہ آپ کے ماننے والوں کو بھی سخت اذیتیں دیں، لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ ان کا یہ صبر و حوصلہ صرف جذباتی یا وقتی ردِعمل نہیں تھا، بلکہ ایک مضبوط یقین اور اللہ پر کامل توکل کی بنیاد پر تھا۔ ظلم و ستم کی مثالیں، سیدنا یاسرؓ، ان کی اہلیہ سیدہ سمیہؓ، اور ان کے بیٹے عمارؓ پر بے انتہا ظلم کیا گیا۔ سیدہ سمیہؓ اسلام کی پہلی شہیدہ کے طور پر تاریخ میں یاد رکھی گئیں۔ سیدنا بلالؓ کو دہکتے انگاروں پر لٹایا جاتا، لیکن ان کی زبان پر احد، احد کے الفاظ ہی ہوتے۔ صحابہؓ کو گھسیٹا گیا، قید کیا گیا، بھوکا پیاسا رکھا گیا، اور ان کی جانیں لی گئیں، لیکن ان کے ایمان کو متزلزل نہیں کیا جا سکا۔ ان مظالم کے پیچھے ایک اہم مقصد تھا، اہلِ ایمان کو آزما کر انہیں اس عظیم مشن کے لیے تیار کرنا جو ان کے سپرد ہونے والا تھا۔ ظلم کے اس دور نے مسلمانوں کو صبر، استقامت، اور قربانی کا درس دیا۔ یہ وہ صفات تھیں جو مدینہ کے قیام کے بعد اسلامی ریاست کے استحکام اور غلبۂ اسلام کے لیے بنیاد بنیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر مشکل کے باوجود دعوتِ دین کا کام جاری رکھا۔ آپ نے ہر طبقے کے افراد کو دینِ حق کی طرف بلایا، خواہ وہ غلام ہو یا سردار۔ آپ ﷺ نے دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی اور محبت کا مظاہرہ کیا، جو بالآخر کئی لوگوں کے ایمان لانے کا سبب بنی۔ آپ ﷺ نے تمام تر مصائب کے باوجود اللہ کے وعدوں پر یقین رکھا اور اپنے مشن سے کبھی پیچھے نہ ہٹے۔ یہ تمام مظالم اور آزمائشیں مسلمانوں کے لیے ایک تربیت گاہ تھیں، تاکہ وہ ایمان کی مضبوطی اور دین کی خدمت کے لیے تیار ہو سکیں۔ یہ سچ ہے کہ: چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے۔ مگر اہلِ ایمان نے اپنے کردار اور قربانیوں سے یہ بھی ثابت کر دیا کہ سر جھکانے کے بجائے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جان قربان کرنا افضل ہے۔ یہی قربانیاں مدینہ کے دورِ عروج اور غلبۂ اسلام کی بنیاد بنیں، جہاں دینِ اسلام نے نہ صرف جزیرۂ عرب بلکہ پوری دنیا میں اپنی روشنی پھیلائی۔ تیرہ سالہ مکی دور میں مسلمانوں کی آزمائشوں اور قربانیوں کا مقصد دینِ اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ صبر، استقامت، اور عزم و حوصلے کی ایک شاندار مثال قائم کرنا تھا۔ یہ دور فطری طور پر دعوت و تربیت کا زمانہ تھا، جس میں مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا کہ ظلم اور جبر کے مقابلے میں کس طرح اللہ پر توکل کرتے ہوئے خود کو مضبوط رکھا جائے۔ ہجرت کے بعد مدنی دور میں حالات تبدیل ہوئے، اور مسلمانوں کو عملی طور پر اپنی حفاظت اور دین کے دفاع کے لیے اقدامات کرنے کی اجازت دی گئی۔ سورۃ التوبہ کی یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ دفاعی تیاری اور قوت کا مظاہرہ دینِ اسلام کی فطرت کا حصّہ ہے۔ اس کا مقصد محض جنگ یا جارحیت نہیں بلکہ ظالموں کو مرعوب کرنا اور انصاف کا قیام ہے۔ یہ پیغام آج کے دور میں بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا ماضی میں تھا، کیونکہ ظلم کے خلاف مضبوط موقف اختیار کرنا ہی اسلام کی حقیقت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلام کو دینِ فطرت اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ انسانی اور کائناتی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ اس کے برعکس، دیگر ادیان اور نظریات میں وقت کے ساتھ ساتھ ایسی تحریفات اور بدعات شامل ہوئیں جو فطرت کے بنیادی اصولوں کے خلاف جاتی ہیں۔ ایک صحت مند اور فائدہ مند فصل کے لیے زمین کو غیر ضروری جڑی بوٹیوں اور سرکنڈوں سے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ جڑی بوٹیاں زمین کی زرخیزی اور پودے کی نشوونما کے لیے خطرہ بن جاتی ہیں۔ اسی طرح، فطرت کے اصولوں پر مبنی نظامِ زندگی (اسلام) کے نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ ان نظریات اور نظاموں کو ختم کیا جائے جو ظلم، استحصال، اور گمراہی پر مبنی ہیں۔ سورۃ الصّف کی یہ آیت اسی حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ اللہ کا نور (اسلام) تمام باطل نظریات کے خلاف غالب ہو کر رہے گا، چاہے کافر اپنی پوری کوشش سے اسے بجھانے کی کوشش کریں۔ اللہ کے نور کی یہ روشنی تمام عالم کے لیے ہدایت، امن، اور فلاح کا ذریعہ ہے، اور یہ کسی انسانی یا شیطانی کوشش سے دب نہیں سکتی۔ باطل کی بیخ کنی کا یہ عمل محض عسکری یا جنگی نوعیت کا نہیں بلکہ علمی، فکری، اور اخلاقی محاذ پر بھی ہے۔ اسلام دلیل، حکمت، اور عملی مثالوں کے ذریعے باطل کو چیلنج کرتا ہے اور لوگوں کو حق کی جانب دعوت دیتا ہے۔ آج بھی، یہ فلسفہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ حق و باطل کی کشمکش میں ایمان، اتحاد، اور حکمت سے کام لینا ضروری ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جا سکے اور انسانیت کو اس کے اصل مقصد سے روشناس کرایا جا سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ کافر، جن کی زندگی خواہشات، خودساختہ نظریات، اور دنیاوی فائدے پر مبنی ہو، کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے باطل عقائد اور نظاموں کو چیلنج کیا جائے۔ ان کے لیے اسلام کی دعوت محض ایک نظریاتی خطرہ نہیں بلکہ ان کے طرزِ زندگی، اقتدار، اور منافع پر براہِ راست ضرب ہے۔ سورۃ انفال کی مذکورہ آیت واضح طور پر اسلامی جدوجہد کا مقصد بیان کرتی ہے کہ فتنہ و فساد کا خاتمہ کیا جائے اور دین کو خالصتاً اللہ کے لیے قائم کیا جائے۔ فتنہ یہاں اس گمراہی، ظلم، اور ناانصافی کو ظاہر کرتا ہے جو انسانی فطرت کے خلاف ہو اور جس سے معاشرہ انحطاط کا شکار ہو۔ اسلام کے مخالفین کی صرف انفرادی مخالفت ہی مسئلہ نہیں رہی بلکہ انہوں نے اجتماعی طور پر اسلام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں، اس کی ترقی کو روکنے کی سازشیں کیں، اور اہلِ ایمان کو جانی، مالی، اور ذہنی اذیت دی۔ ایسی صورت میں، صرف نصیحت یا گفت و شنید کافی نہیں ہوتی۔ جب ظلم اپنی حدوں کو پار کر لے اور فتنہ عام ہو جائے، تو اسلام تقاضا کرتا ہے کہ عملی اقدامات کے ذریعے اس کا خاتمہ کیا جائے۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے یہ اسی اصول کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ بعض اوقات دفاعِ حق اور قیامِ عدل کے لیے عملی جدوجہد ضروری ہو جاتی ہے۔ یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ اسلام کا یہ حکم صرف جارحیت کے ردِعمل میں ہے، نہ کہ ظلم یا جبر پر مبنی ہے۔ اسلام کسی قوم یا فرد پر اپنے نظریات مسلّط نہیں کرتا، بلکہ آزادی، عدل، اور ہدایت کا راستہ پیش کرتا ہے۔ لیکن جب باطل قوتیں دینِ حق کے راستے میں مزاحم ہوں، تو اسلام ان کی سرکوبی کا حق رکھتا ہے تاکہ دنیا میں اللہ کا نظامِ عدل و انصاف قائم ہو سکے۔ یہی فلسفہ اسلام کو نہ صرف ایک مذہب بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر پیش کرتا ہے، جس میں انفرادی و اجتماعی مسائل کا حل موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ہجرت اور پھر مکہ واپسی، تاریخِ انسانیت میں ایک بے نظیر مثال ہے کہ کس طرح صبر، حکمت، اور جدوجہد کے ذریعے ایک مظلوم قوم اپنے حقوق اور عزت کو بحال کر سکتی ہے۔ ہجرت کے وقت نبی اکرم ﷺ کا مکہ کی طرف منہ کر کے اپنے جذبات کا اظہار کرنا اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ اسلام کا پیغام محض مذہبی نہیں بلکہ انسانی تعلقات اور جذبات سے بھی بھرپور ہے۔ آپ ﷺ کا مکہ سے محبت اور وہاں رہنے کی خواہش کا اظہار اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے وطن سے دلی طور پر وابستہ تھے، لیکن ظلم اور ناانصافی نے آپ کو ترکِ وطن پر مجبور کر دیا۔ فتحِ مکہ کی یہ عظیم الشان تصویر، جس میں دس ہزار کا بے مثال لشکر مکہ میں داخل ہوتا ہے، نہ صرف اسلام کی عسکری طاقت کا مظہر ہے بلکہ اس سے زیادہ یہ رحم، درگزر، اور عدل کی اعلیٰ مثال ہے۔ فتحِ مکہ کا منظر بتاتا ہے کہ اسلام طاقت کے ذریعے فتح تو حاصل کر سکتا ہے، لیکن اس کا اصل مقصد دلوں کو جیتنا اور معاشرے میں انصاف قائم کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے بعد عام معافی کا اعلان کیا، جس نے دشمنوں کو بھی آپ کے اخلاق کی عظمت کا قائل کر دیا۔ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے آپ اور آپ کے ساتھیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، لیکن آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایسا رویہ اپنایا کہ وہ خود اپنی خطاؤں پر شرمندہ ہو گئے۔ یہ واقعہ اس بات کی عملی تفسیر ہے کہ اسلام کے اصول صرف کتابی نہیں بلکہ عملی زندگی میں نافذ کیے جا سکتے ہیں۔ یہ ہمیں صبر، حکمت، اور مستقل مزاجی کا درس دیتا ہے کہ حالات چاہے جتنے بھی مشکل ہوں، اگر جدوجہد ایمان اور اصولوں کے تحت کی جائے، تو اللہ کی مدد سے فتح اور کامیابی یقینی ہے۔ ابوسفیان جیسے قریش کے سردار کا اسلام قبول کرنا اور دیگر سردارانِ قریش کا جھک جانا، اس بات کی علامت تھی کہ حق ہمیشہ غالب آتا ہے، چاہے کتنا ہی بڑا باطل اس کے سامنے کھڑا ہو۔ ان کے دلوں میں اسلام کی صداقت اور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق و کردار کی عظمت نے ایسی جگہ بنائی کہ ان کی جھوٹی انا اور تکبر خود بخود مٹ گئے۔ خانہ کعبہ کو شرک کی گندگی سے پاک کرنے کا عمل، اسلام کے اس بنیادی اصول کو اجاگر کرتا ہے کہ توحید ہی انسانیت کی فلاح اور نجات کا راستہ ہے۔ حضرت بلالؓ کو کعبہ کی چھت پر اذان کے لیے چڑھانا، ایک غلام کے عزت و وقار کو بحال کرنے کی علامت تھا، جو اسلام کے مساوات کے اصول کو عملی طور پر دنیا کے سامنے لاتا ہے۔ یہ واقعہ اس بات کا اعلان تھا کہ اسلام میں نسل، رنگ، یا سماجی حیثیت کی کوئی اہمیت نہیں، بلکہ تقویٰ ہی انسان کی قدر و قیمت کا معیار ہے۔ مکہ کی گلیوں میں توحید کے ترانے، جنہیں ایک وقت میں دبا دیا گیا تھا، آج آزاد فضاؤں میں گونج رہے تھے۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں اہلِ ایمان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے، لیکن آج وہی ایمان، عزت اور سربلندی کا باعث بن چکا تھا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ اور دیگر صحابۂ کرامؓ کے صبر، استقامت، اور قربانیوں کا یہ دن ان کے لیے اللہ کی نصرت اور وعدے کی تکمیل کا عملی مظاہرہ تھا۔ مسلمانوں کے جوش و خروش، خودداری، اور حوصلے کا یہ عالم بتاتا ہے کہ اللہ پر ایمان اور حق کے لیے جدوجہد کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ بلالؓ کا کعبہ کی گلیوں میں باوقار انداز سے چلنا، صرف ان کی ہی نہیں بلکہ اسلام کے تمام مظلومین کی فتح کا نشان تھا۔ یہ دن اس بات کا پیغام تھا کہ حق کا راستہ مشکل ضرور ہے، لیکن اس کے اختتام پر ہمیشہ فتح اور عزت کا سورج طلوع ہوتا ہے۔ یہ منظر اسلام کی عظمت اور نبی اکرم ﷺ کے مشن کی تکمیل کا ایک زندہ اور ناقابلِ فراموش باب ہے۔ فتحِ مکہ نہ صرف ایک سیاسی کامیابی تھی بلکہ یہ انسانی حقوق، عدل و انصاف، اور ایمان کی فتح کا بھی ناقابلِ مثال مظاہرہ تھا۔ یہ سب کچھ کسی جادو یا اتفاق کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ایک مضبوط ایمان، غیر متزلزل عزم، اور ایک واضح مقصد کا ثمرہ تھا۔ وہ نسخۂ کیمیا جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا، وہ قرآن و سنّت کی رہنمائی، نبی اکرم ﷺ کی تربیت، اور ایک ایسے نظامِ حیات کا نفاذ تھا جو انسانی فطرت سے ہم آہنگ اور تمام باطل نظریات سے برتر تھا۔ مسلمانوں کی کامیابی کا بنیادی راز ان کا اللہ پر کامل بھروسہ تھا۔ ان کے دل توحید کے نور سے روشن تھے، اور وہ جانتے تھے کہ ان کی کامیابی کا انحصار صرف اور صرف اللہ کی مدد پر ہے۔ یہ ایمان ان کے خوف کو مٹا کر انہیں دنیا کے سب سے بڑے طوفانوں کا سامنا کرنے کے قابل بناتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی تربیت کے ذریعے صحابۂ کرامؓ کو نہ صرف ایک مضبوط قوم بنایا بلکہ انہیں ایک اعلیٰ درجے کا اخلاقی و روحانی کردار دیا۔ ان کی قیادت میں ایک ایسی جماعت تیار ہوئی جو دنیا کی تمام مخالفتوں کے باوجود نہ جھکی اور نہ رکی۔ ان کی صفوں میں اتحاد، تنظیم، اور مقصدیت کا جو نمونہ نظر آتا ہے، وہ انسانی تاریخ میں بے مثال ہے۔ مسلمانوں نے مکہ کے تیرہ سالہ دورِ مصائب میں جو صبر اور قربانی دی، وہ ان کے ایمان کی سچائی اور ان کے عزم کی پختگی کا ثبوت تھا۔ ہجرت کے بعد مدینہ کی ریاست کے قیام نے انہیں ایک منظم اور عملی بنیاد فراہم کی، جس پر وہ اپنے مشن کو آگے بڑھا سکے۔ بدر، احد، خندق اور حدیبیہ کے مواقع پر مسلمانوں نے جس عزم اور صبر کا مظاہرہ کیا، وہ ان کی کامیابی کا پیش خیمہ تھا۔ ان کے حوصلے، ان کے اہداف کی بلندی، اور ان کے عزم نے انہیں ہر قدم پر مضبوط رکھا۔ اسلامی ریاست کی بنیاد انصاف، مساوات، اور انسانیت کی خدمت پر تھی۔ یہ نظام عرب کی قدیم جاہلی رسوم کے خلاف ایک انقلاب تھا، جس نے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا۔ غیر مسلم بھی اس نظام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرتے گئے، اور یہ قافلہ بڑھتا ہی گیا۔ اسلامی فوج کی جنگی مہارت، بہترین قیادت، اور غیر معمولی حکمتِ عملی نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں، ایران اور روم، کو شکست دی۔ ان کی فتح صرف طاقت کی بنیاد پر نہیں بلکہ اخلاقی اور فکری برتری کی وجہ سے بھی تھی۔ یہ سب کچھ نبی اکرم ﷺ کے مشن کا حصّہ تھا: حق کو غالب کرنا اور باطل کو مٹانا۔ مسلمانوں کی یہ کامیابیاں کسی دنیاوی سلطنت کے قیام کے لیے نہ تھیں بلکہ اللہ کے دین کو زمین پر غالب کرنے کی کوشش تھیں۔ یہ وہ اصول اور عوامل تھے جنہوں نے مسلمانوں کو صرف چند سالوں میں ایک چھوٹی جماعت سے دنیا کی سب سے بڑی تہذیبی اور عسکری قوت میں تبدیل کر دیا۔ یہ ان کے ایمان، جدوجہد، اور اللہ کے وعدے کی سچائی کا عملی مظاہرہ تھا۔ مہمانِ رسول ﷺ ابوایوب انصاریؓ، اولین سفیرِ اسلام مصعب بن عمیرؓ، امینِ امت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، فاتحِ ایران سعید بن ابی وقاصؓ یہ نام نہ صرف اسلامی تاریخ کے روشن ستارے ہیں بلکہ ان کے کردار و عمل امت مسلمہ کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ رہیں گے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دینِ اسلام کے لیے اپنی جان، مال، اور سکون کو قربان کر دیا، اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان صرف دل کا عقیدہ نہیں بلکہ عمل کا راستہ ہے۔ یہ تمام کردار وقت کے سپرد کیے گئے تاکہ آنے والی نسلیں ان کے نقشِ قدم پر چل سکیں۔ ان کی قربانیاں صرف جنگی فتوحات تک محدود نہیں تھیں بلکہ ان کے اعمال نے اسلام کے آفاقی پیغام کو عملی شکل دی۔ انہوں نے ثابت کر دیا کہ ایمان، اتحاد، اور قربانی کسی بھی قوم کو بامِ عروج تک پہنچا سکتی ہے۔ یہی وہ کردار ہیں جو آج بھی امت مسلمہ کو یاد دلاتے ہیں کہ اگر ہم ان کی طرح اپنے دین کو مقصدِ حیات بنا لیں تو ہم بھی عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی کہانی صدیوں میں بکھری ہوئی ایک تاریخ ہے جو امت کے دلوں میں زندہ رہے گی اور ہمیشہ ہمارے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصّف میں ایمان اور جہاد کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا شرط ہے، وہیں جہاد بھی ایک لازمی عمل قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان اپنی دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اس راستے پر چلتے ہوئے اپنی جان و مال کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرے گا، اس کے لیے جنت اور اللہ کی نصرت کا وعدہ ہے۔ جہاد صرف لڑائی یا جنگ کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے جس میں اپنے نفس سے جنگ، دین کی تبلیغ اور اس کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا شامل ہیں۔ اسلام میں جہاد کا مقصد صرف دشمنوں کو شکست دینا نہیں، بلکہ اللہ کی رضا اور اس کے دین کا غلبہ ہے۔ اس لیے جہاد کا ہر پہلو ایک بڑی کامیابی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، جس کے نتیجے میں صرف دنیاوی فتوحات نہیں، بلکہ آخرت کی کامیابیاں بھی یقینی ہوتی ہیں۔ سورہ البقرہ میں سیدنا طالوتؑ اور جالوت کے قصے کو بیان کیا گیا ہے، جو جہاد کے فلسفے اور اللہ کی مدد کے اصول کو اجاگر کرتا ہے۔ اللہ کی مدد سے کس طرح کمزور اور تھوڑے لوگ بڑے بڑے لشکروں کو شکست دے سکتے ہیں، یہ ایک اہم سبق ہے۔ اس قصے میں اللہ نے اس بات کو ثابت کیا کہ کامیابی کا انحصار صرف مادی وسائل یا لشکروں کی تعداد پر نہیں، بلکہ ایمان، عزم، اور اللہ کی نصرت پر ہے۔ جب اللہ کا حکم ہوتا ہے، تو بڑی بڑی قوتیں بھی چھوٹے گروہوں کے سامنے بے بس ہو جاتی ہیں۔ کم من فءۃ قلیلۃ غلبت فءۃ کثیرۃ باذن اللہ کے اصول نے یہ ثابت کر دیا کہ جب اللہ کا حکم اور نصرت شامل ہو، تو ایک چھوٹا اور کمزور گروہ بھی دشمن کی طاقتور فوجوں کو شکست دے سکتا ہے۔ اس کی ایک مثال سیدنا داؤد علیہ السلام اور جالوت کی جنگ ہے، جس میں اللہ کی مدد سے داؤد نے جالوت کو شکست دی۔ اللہ نے داؤد کو نہ صرف جالوت پر فتح دی، بلکہ انہیں حکومت بھی عطا کی۔ اس ساری حکایت کا راز یہ ہے کہ کامیابی صرف اللہ کی رضا کی کوششوں اور اس کے راستے میں قربانی دینے سے ملتی ہے۔ جب مسلمان اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال لگا دیتے ہیں اور اللہ کی مدد اور نصرت پر ایمان رکھتے ہیں، تو ان کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابیاں مقدر ہو جاتی ہیں۔ یہ کامیابیاں صرف فتوحات تک محدود نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور جنت کی بشارت پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جہاد کا مقصد صرف جنگ یا لڑائی نہیں، بلکہ یہ ایک وسیع عمل ہے جو انسان کو اللہ کی رضا کے قریب لے آتا ہے۔ جب انسان اللہ کے راستے میں ایمان اور عزم کے ساتھ قدم بڑھاتا ہے، تو اللہ کی مدد سے اس کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ سیدنا طالوتؑ اور سیدنا داؤدؑ کے قصے میں یہ سکھایا گیا کہ اللہ کی مدد سے ایک چھوٹا اور کمزور گروہ بھی دشمنوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ ان کو زمین میں خلافت دے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ یہ آیت سورۃ النور (۵۵) میں ذکر کی گئی ہے اور اس میں اللہ نے ایک واضح اصول بیان کیا ہے کہ کامیابی کا راستہ ایمان، عمل صالح، اور اللہ کی عبادت میں استقامت سے ہے۔ یہ وعدہ صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ صالح اور متقی بھی ہیں۔ یہ آیت صرف ایک روحانی کامیابی کی بات نہیں کرتی، بلکہ اس میں دنیاوی غلبہ اور حکمرانی کا وعدہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو زمین پر حکومت دے گا جو ایمان لانے کے بعد اپنے عمل کو نیک اور صالح بناتے ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اسی طرح کی کامیابی اور غلبۂ اسلام کے وعدے کی تکمیل اس بات پر منحصر ہے کہ مسلمانوں کا ایمان مضبوط ہو اور وہ اپنے جہاد میں نیک نیتی اور جذبہ کے ساتھ حصّہ لیں۔ جہاد کا جذبہ اور شوقِ شہادت اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ محض ایک جنگ نہیں بلکہ ایک ایسی روحانی اور جسمانی جدوجہد ہے جو دین کے غلبے کے لیے کی جاتی ہے۔ جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی جان، مال اور وقت قربان کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے، وہ ہی اس وعدے کا حق دار بنتا ہے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کا واقعہ بھی اس بات کا غماز ہے کہ اللہ کی نصرت اور کامیابی صرف انہی کو حاصل ہوتی ہے جو اس کی رضا کے لیے جنگ میں حصّہ لیتے ہیں۔ "یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان" اس مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کی شخصیت کو ایمان، عمل صالح، عبادت، اور جذبہ جہاد کے ذریعے مکمل کیا جا سکتا ہے۔ ان تمام عناصر کا ایک جگہ پر اجتماع ہی ایک کامیاب اور غیور مسلمان کی تصویر پیش کرتا ہے۔ جب مسلمان ان چار عناصر کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہیں، تو اللہ ان کے ساتھ اپنی نصرت فرماتا ہے، اور وہ دنیا میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ایمان، عمل صالح اور جہاد کے راستے پر چلنے والوں کے لیے ہے۔ ان کے لیے اللہ زمین پر خلافت دے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ یہ وعدہ صرف ان کے لیے ہے جو اپنے ایمان اور عمل میں مضبوط ہوں، اور جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔ یہی وہ عناصر ہیں جو ایک کامیاب مسلمان کی شناخت بنتے ہیں اور ان ہی عناصر کے ذریعے غلبۂ اسلام اور دنیاوی کامیابیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ تاریخ اسلام میں مجاہدین کی قربانیاں اور ان کا جہاد فی سبیل اللہ بے مثال ہیں۔ اسلام کی ابتدائی فتوحات، جیسے کہ جنگِ بدر، یرموک، قادسیہ، اور دیگر عظیم معرکوں میں مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں اور اللہ کی رضا کے لیے میدانِ جنگ میں جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ان جنگوں نے مسلمانوں کو ایک عالمی طاقت بنایا، اور ان کی سرحدیں وسیع ہوئیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ میں وہ جذبہ و شوقِ شہادت، جو پہلے جہاد کے میدان میں دکھائی دیتا تھا، کم ہوتا چلا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے تلوار گر گئی اور جذبہ جہاد کی جگہ وھن (دنیا کی محبت اور خوفِ موت) نے لے لی۔ یہ وہ وقت تھا جب صالحین اور متقین تو بکثرت موجود تھے، مگر مجاہدین کی کمی محسوس ہونے لگی۔ یہ وہ دور تھا جب مسلمانوں کی قوت و حکمت تھی، مگر میدانِ جنگ میں ان کی موجودگی محض یادگار بن کر رہ گئی تھی۔ تاتاریوں کا بغداد پر حملہ اور ان کے ہاتھوں بغداد کا سقوط ایک سنگین مثال ہے۔ بغداد کی لائبریریاں قرآن و حدیث کی نایاب کتابوں سے بھری ہوئی تھیں، اور علماء و فضلاء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ ان علماء نے اس وقت بھی بحث و مناظرہ کو ترجیح دی، اور جب تاتاریوں نے حملہ کیا تو انہوں نے اس خطرے کو معقولات کے دائرے میں سمجھا۔ یہ ایک اہم پیغام ہے کہ علم کی اہمیت تو ہمیشہ رہتی ہے، مگر جب اس علم کو عمل اور جہاد کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا جاتا تو وہ محض ایک تھیوری بن کر رہ جاتا ہے، جو وقت کی ضرورت کو پورا نہیں کر پاتا۔ اندلس میں جب مسلمانوں کا اقتدار ختم ہوا، تو وہاں بھی علماء اور صالحین کی کمی نہ تھی۔ وہ اپنی عصمت و آبرو کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کو اصولِ صلح کے خلاف سمجھتے تھے اور ذلت و مسکنت کو اپنانا عین آشتی اور صلح سمجھتے تھے۔ اس وقت کی صورتحال میں مسلمانوں کے اندر جہاد کا جذبہ کمزور پڑ چکا تھا اور سیاسی و سماجی حالات کی پیچیدگیوں نے ان کی طاقت کو کم کر دیا تھا۔ دشمن نے اس کمزوری کا فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کی سرزمین کو چھین لیا۔ یہ واقعات امت مسلمہ کو ایک بڑا سبق دیتے ہیں کہ دین کی حفاظت، سرحدوں کا دفاع اور اسلام کی اشاعت کے لیے صرف علم کافی نہیں بلکہ جہاد کے جذبہ کی بھی ضرورت ہے۔ آج بھی مسلمانوں کو اس سبق کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ صرف صالحین اور متقین ہی کافی نہیں، بلکہ مجاہدین کا جذبہ اور ان کے میدانِ جنگ میں بہادری کی ضرورت ہے تاکہ دشمنوں کا مقابلہ کیا جا سکے اور دین اسلام کا غلبہ قائم رکھا جا سکے۔ اگر مسلمان دوبارہ اپنی صفوں میں وہی جذبہ جہاد، قربانی، اور شوقِ شہادت پیدا کر لیں، تو اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہوگی، جیسا کہ اس نے پہلے تاریخ میں ہوا۔ یہ اسی جذبے کی قوت تھی جس کے ذریعے مسلمان ایک عظیم عالمی سلطنت کے مالک بنے تھے، اور آج بھی اسی جذبے کے ساتھ وہ اپنی فتوحات اور کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو اس کے دین کی مدد کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور خود کو اس کی رضا کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا: اگر تم (دین) اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم کر دے گا (محمد: 7)، اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ غالب طاقت والا ہے (الحج: 40)۔ یہ آیات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ اگر ہم اللہ کے راستے میں قدم بڑھائیں اور اس کے دین کی مدد کے لیے جہاد کریں، تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے ہماری رہنمائی کرے گا اور ہماری کامیابی یقینی بنائے گا۔ اللہ کی نصرت ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کے راستے میں اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ نہ صرف ایک فریضہ ہے بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنی جان، مال اور وقت اللہ کی رضا کے لیے صرف کرتا ہے۔ اور یہ وہ راستہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے خود اختیار کیا اور اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دی۔ اس کے بعد اللہ نے اس راہ پر چلنے والوں کے لیے بشارت دی کہ ان کے لیے فتح و نصرت ہے۔ یاد رکھیے، نصرت و کامیابی ان لوگوں کا مقدر بنتی ہے جو موت کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں، اور جو موت سے نہیں ڈرتے، بلکہ اس میں اپنی عزت و عظمت دیکھتے ہیں۔ جیسے کہ شعر میں کہا گیا:

موت کی دھمکیاں نہ دے مجھ کو
موت کیا زندگی نہیں ہوتی؟

یہ الفاظ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی جانوں کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں، وہ حقیقت میں زندگی کی اصل حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ وہ موت کو نہ صرف ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، بلکہ اسے اپنی جیت اور عزت کا حصّہ سمجھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے راستے میں اپنا سب کچھ قربان کر کے فتح و نصرت کے مستحق بنتے ہیں۔

# کچھ یادیں کچھ باتیں

## (بروفات حضرت علامہ قمر الدین صاحب صاحب گورکھپوری رحمہ اللہ)

محمد شعیب متعلم دورہ حدیث دار العلوم دیوبند

دار العلوم دیوبند کا یہ امتیاز رہا ہے کہ یہاں ہر دور میں کبارِ علم، جبالِ علم پیدا ہوتے رہے ہیں، جنہوں نے قوم وملت کی بھرپور خدمت کی ہے خواہ وہ درس وتدریس ہو یا امامت وخطابت ہو یا سیاسی میدان ہو یا سماجی ورفاہی کام ہو۔ ہر ایک لائن میں اپنی خدمات انجام دی ہیں اور یہ فرضِ منصبی ادا کر کے اس دنیا کو دارِ مفارقت دی ہے لیکن کچھ عظیم ہستیاں اور شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو ایسے کارہائے نمایاں انجام دیتی ہے کہ امت اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی، انہی نمایاں شخصیات میں شاگردِ رشید مولانا حسین احمد مدنی، استاذ الاساتذہ علامہ قمر الدین صاحب گور گورکھپوری رحمہ اللہ ہیں۔ جماعتِ ششم سے ہی حضرت الاستاذ علامہ قمر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن رکھا تھا کہ حضرت دار العلوم دیوبند میں بخاری شریف جلدِ ثانی کے درس دیتے ہیں اور دار العلوم کے قدیم ترین اساتذہ میں سے ہیں نیز مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے شاگردِ رشید بھی ہیں اسی وقت سے یہ جذبہ دل میں موجزن ومشتاق رہا کہ دورہ حدیث میں حضرت الاستاذ سے بخاری پڑھیں گے الحمد للہ یہ آرزو شرمندہ تعبیر ہوئی۔ جب بندہ سالِ رواں دار العلوم میں داخلہ کے لیے آیا تو عصر بعد حضرت علامہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا جب بھی دولت کدہ پر حاضری ہوئی تو آپ کو محوِ مطالعہ پایا یا آپ کی مجلس جاری رہی۔ کوئی بھی آپ کے پاس حاضرِ خدمت ہوتا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور پوچھتے کہ کیا پڑھ رہے ہو؟ ایک مرتبہ بندہ سے پوچھنے لگے کہ تم دار العلوم میں داخل ہو؟ جواب دیا کہ ابھی داخلہ امتحان لکھ رہا ہوں اور آپ سے داخلے کی دعا کی درخواست ہے تو فرمانے لگے ان شاء اللہ داخل ہو جاؤ گے، الحمد للہ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت کی اس دعا کو قبول فرمایا اور پھر فرمانے لگے بخاری شریف پہلے میں پڑھاؤں گا چونکہ گزشتہ سال پہلے مفتی امین صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ پڑھایا کرتے تھے اخیر کے تین ماہ حضرت علامہ قمر الدین صاحب پڑھائے تھے لیکن اس سال حضرت علامہ نے پہلے تین ماہ بخاری شریف (کتاب المغازی وکتاب التفسیر) پڑھائی۔ آپ کو ہر وقت نماز کی فکر رہتی وقفہ وقفہ سے گھڑی کی طرف دیکھتے تھے اور پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ٹائم ہو رہا ہے اور پھر تیمم کرانے کے لیے حکم دیتے، درسِ حدیث کے بارے میں آپ کے نزدیک سبق کی بڑی اہمیت تھی ہمیشہ اسی فکر میں رہتے اور پابندی سے درسگاہ تشریف لاتے نیز آپ کو حدیث شریف سے خصوصی لگاؤ تھا کئی برسوں سے حدیث شریف کا درس آپ ہی سے متعلق ہے۔ جب حضرت الاستاذ درس گاہ تشریف لاتے تو پہلے متعینہ ساتھی عبارت خوانی کرتا درمیان میں ٹھہر کر باوجود ضعف ونقاہت کے حدیث شریف کی تشریح فرماتے حالانکہ آپ کو بولنے میں تکلیف ہوتی اور گاہے بگاہے اپنے ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے کبھی سبق زیادہ ہوتا تو بہت خوش ہو جاتے ایک مرتبہ دورانِ درس آپ کی طبیعت کچھ بگڑ سی گئی تھی تو فی الفور درس بند کر کے طلبہ واپس لے جا رہے تھے تو گاڑی میں بیٹھتے بیٹھتے فرمانے لگے آج تو سبق بہت کم ہوا ہے، یقیناً علامہ قمر الدین صاحب رحمہ اللہ نے شروع جوانی سے لے کر اخیر عمر تک تمام زندگی درس وتدریس میں صرف کر دی بقول حضرت الاستاذ مولانا افضل صاحب کیموری دامت برکاتہم عالیہ کے 18 سال کی عمر میں شعبان کے مہینہ میں فراغت ہوئی اور شوال سے درس تدریس میں لگ گئے اور انتقال سے کچھ دن پہلے تک لگے رہے آپ مستجاب الدعوات بھی تھے کئی مرتبہ درس کے بعد طلباء نے اپنی ضروریات کے لیے دعا کی درخواست کی اور اس کا اثر بعد میں دیکھنے کو ملا۔ انتقال کے دن زیارت کے بعد دار العلوم کے مؤقر استاذ مولانا اشتیاق صاحب فرما رہے تھے کہ ہم نے کبھی حضرت علامہ میں تصنع وبناوٹ نہیں دیکھی ہمیشہ سادگی کو پسند فرماتے اور اکابر کے واقعات سب سے زیادہ علامہ ہی کو یاد تھے آپ کثرت سے اکابرین کے واقعات سناتے خاص طور پر علامہ ابراہیم صاحب بلیاوی کا تذکرہ خیر کرتے چونکہ حضرت علامہ ابراہیم صاحب بلیاوی رحمہ اللہ آپ کے خاص استاذ ومربی تھے آپ کا اصلاحی تعلق پہلے حضرت شاہ وصی اللہ صاحب رحمہ اللہ سے تھا حضرت شاہ وصی اللہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ سے آپ نے تعلق قائم رکھا اور محی السنہ جو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خاص پہچان تھی یعنی اتباعِ سنت وہی حضرت علامہ کی زندگی میں رچ بس گئی تھی۔ حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند، ایصالِ ثواب کی مجلس میں فرما رہے تھے کہ علامہ قمر الدین صاحب رحمہ اللہ پہلے مسجد قدیم ہی میں نماز پڑھتے اور جب بھی کوئی منکر چیز دیکھتے تو نماز سے پہلے یا بعد میں ٹھہر کر اس پر تنبیہ کرتے، الغرض یہ کچھ حضرت علامہ کی یادیں و باتیں ہیں لیکن حضرت علامہ کی یادیں ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہیں گی، اخیر میں ہم (قارئین سے بھی درخواست ہے) اللہ رب العزت سے دست بہ دعاء ہے کہ حضرت علامہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

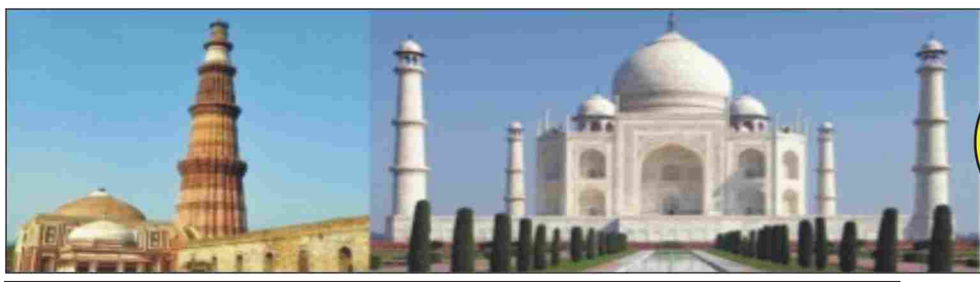

## جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام رابوڑی شہر تھانہ میں جلسہ اصلاح معاشرہ کا انعقاد

### شریعت نے حیاء اور پردے کا انتہائی معقول نظام انسانیت کو دیا ہے۔مولانا عرفان مبلغ دار العلوم دیوبند

تھانہ۔26 /دسمبر 2024 (پریس ریلیز) اس وقت پوری دنیا میں مادیت اور شہوانیت کا جو سیلاب آیا ہوا ہے، اس نے تمام اخلاقی قدریں تہ وبالا کرڈالی ہیں، معاشرتی نظام بے حیائی، بدکاری اور عریانیت کا مرکب بن چکا ہے، اخلاقیات کے نظام کو بے کرداری اور نفع پرستی کے مزاج نے زیروزبر کردیا ہے، معاملات کو سود اور حرام کی زنجیروں نے کچھ اس طرح چوطرفہ جکڑ رکھا ہے کہ امانت ودیانت، صداقت وراستی اور خیر خواہی کے اوصاف آخری سانس لے رہے ہیں۔ان خیالات کا اظہا حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قاسمی مدظلہ العالی ( مبلغ دار العلوم دیوبند ) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد عثمان غنی رابوڑی تھانہ میں منعقدہ جلسہ اصلاح معاشرہ اور سیرۃ النبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔مولانا عرفان قاسمی نے اپنے تفصیلی خطاب میں فرمایا کہ بے حیائی، بے پردگی اور بدکاری کی لعنت اللہ کے قہروعذاب کو دعوت دیتی ہے، شریعت نے حیا اور پردے کا انتہائی معقول نظام انسانیت کو دیا ہے اور ہر وہ سوراخ بند کردیا ہے، جہاں سے بے حیائی کے جرثومے ابھر کر آسکتے ہوں، قرآن نے زنا کو صاف الفاظ میں بے حیائی کا عمل، ناپسندیدہ اور برا چلن بتا کر اس کے قبح شرعی، قبح عقلی اور قبح عرفی کا ذکر کیا ہے، اور اسے بے حیائی کا کام اور بری راہ قرار دے کر اس کے قریب تک جانے سے منع کردیا ہے، اس طرح بے حیائی، بے پردگی اور فحاشی کے تمام قولی، فعلی، تقریری وتحریری، لباسی وتصویری مظاہروں پر کڑی بندش عائد کردی ہے۔اس موقع پر مفتی محمد آزاد بیگ قاسمی صاحب ( استاذ جامعہ معراج العلوم و جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون ممبئی ) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ماں باپ پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی تربیت سے ذرا بھی غفلت نہ برتیں۔یہ جو بچیں آپ کی گودوں میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اس لیے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بنائیں۔آپ اپنی اولاد کو بھی برائیوں سے پاک کرنے کا اہتمام کریں۔انہوں نے مزید فرمایا کہ اس وقت ممبئی ومضافات میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت کے مطابق جلسہ اصلاح معاشرہ و سیرۃ النبی ﷺ کے پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کئے جارہے ہیں، اجلاس کا آغاز مولانا محمد زاہد قاسمی صاحب ( نائب مہتمم جامعہ معراج العلوم چیتا کیمپ ) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، مفتی نسیم احمد قاسمی استاذ مدرسہ مدینۃ العلوم رابوڑی تھانہ نے اجلاس کی نظامت کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔اس اجلاس میں شہر کے علماء کرام، ائمہ مساجد اور جمعیتی کارکنان خاص طور پر مولانا یوسف جمال قاسمی صاحب ( جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع تھانہ ) جناب مسعود ترکی صاحب ( صدر جمعیۃ علماء شہر تھانہ ) مولانا اختر حسین صاحب ( نائب صدر جمعیۃ علماء شہر تھانہ ) جاوید شیخ صاحب ( جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء شہر تھانہ ) جناب عبدالرحیم شیخ صاحب ( خازن جمعیۃ علماء شہر تھانہ ) مولانا اشفاق قاسمی صاحب، حا حافظ نذیر صاحب ( اسآہ جامعہ معراج العلوم ) فظ سہیل صاحب امام مسجد عثمان غنی، مفتی اظہر صاحب مولانا عتیق احمد صاحب، قاری شاہ تاج صاحب، مولانا محمد اکرم ندوی صاحب، مولانا عبد الاحد ندوی صاحب، مولانا ہاشم قاسمی صاحب، مولانا احسان قاسمی صاحب اور مصلیان مسجد عثمان غنی ودیگر شریک تھے۔

## جلسہ تشکر بسلسلہ تکمیل ترجمہ قرآن کا انعقاد

کڈپہ: 26 /دسمبر: شعبہ تعلیم القرآن دار العلوم ضیاء الباقیات کڈپہ کے زیر اہتمام "جلسہ تشکر" بسلسلہ تکمیل ترجمہ قرآن اتوار 22 / ڈسمبر کو 11 بجے دن بمقام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جونئر کالج آڈیٹوریم، کڈپہ منعقد ہوا۔استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ڈاکٹر ظہیر احمد باقوی قادری راہی فدائی مدظلہ نے نگرانی فرمائی اور حضرت علامہ مفتی حافظ سید سعید احمد باقوی قادری مدظلہ مہتمم دار العلوم ضیاء الباقیات نے صدارت کی۔نور القراء حضرت مولانا حافظ وقاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت قرآن پاک اور مولانا پی کلیم اللہ اور مولانا صنوان احمد کی نعت پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔حضرت علامہ ڈاکٹر حافظ سید احمد غوری نقشبندی مدظلہ نائب شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ، حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن، حضرت مولانا سید احمد پیر شہمیری سجادہ نشین بارگاہ شہمیر یہ نے خطاب کیا، ترجمہ کے ساتھ قرآن کی تکمیل کرنے والے طلبا کو نگران جلسہ اور مہمانان کے دست مبارک سے سندیں عطا کی گئیں، ڈاکٹرس، انجینئرس، ایڈووکیٹس، آئی ٹی پروفیشنلس کے علاوہ سماج کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

## آل مہاراشٹر اردو تقریری مقابلہ میں رئیس ہائی اسکول کو اول انعام

بھیونڈی: 26 /دسمبر ( شارف انصاری ):۔گزشتہ دنوں نیشنل اردو ہائی اسکول امبرناتھ ضلع تھانہ میں آل مہاراشٹر اردو تقریری مقابلہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا، جس میں مہاراشٹر کے مختلف شہروں، مالیگاؤں، دھولیہ ناسک، پونہ، ممبئی، تھانے، ممبرا، کلیان، اور بھیونڈی کے 40 اسکولوں کے 80 طلبہ نے شرکت کی۔اس اہم مقابلے میں شہر بھیونڈی سے سردار حاجی امیر صاحب رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے جماعت ہفتم کے طالب علم مومن اشبر اعجاز نے کردار کے غازی عنوان پر دلکش اور مدلل تقریر پیش کی۔ججوں کے فیصلے کے مطابق مومن اشبر اعجاز کو مقابلے کا اول انعام کے ساتھ بہترین مقرر کی ٹرافی سے بھی نوازا گیا۔اس طالب علم کی رہنمائی انصاری محمد کامل محمد سالک سر نے کی تھی۔اس خوشی کے موقع پر کے ایم ای سوسائٹی کے صدر الماز فقیہ، اعزازی جنرل سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو، سوپروائزرس اسرار پٹھان، سبطین کشیلکر، وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری، جملہ اسٹاف اور طلبہ کی جانب سے اس نمایاں کامیابی پر فاتح طالب علم اشبر اعجاز اور رہنمائی کرنے والے استاد جناب انصاری محمد کامل سر کی خدمت میں مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

## شاہ بابو ہائی اسکول وجونیئر کالج پاتور میں سہ روزہ گیمس واسپورٹس مقابلوں کا رنگارنگ انعقاد

اکولہ: 26 /دسمبر ( ڈاکٹر ذاکر نعمانی ) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول وجونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ میں مورخہ 25 تا 27 دسمبر 2024 جماعت ہشتم تا دوازدہم کے طلباء و طالبات کے لیے گیمس واسپورٹس کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔افتتاحی تقریب مورخہ 25 دسمبر 2024 کو منعقد کی گئی جس کی صدارت صدر سوسائٹی جناب سید برہان صاحب نے کی جبکہ بطور مہمانان خصوصی شری نتین دیشمکھ ( ایم ایل اے بالاپور حلقہ اسمبلی ) دالو گروجی ( آکولہ ) شری رگھوونشی ( DSO آکولہ ) اور سوسائٹی کے عہدے داران وغیرہ موجود تھے۔ابتدائی کلمات پیش کرتے ہوئے سوسائٹی کے سکریٹری سید اسحاق راہی صاحب نے گیمس واسپورٹس منعقد کرنے کی غرض وغایت بیان کی ساتھ ہی سال رواں میں ادارے میں انجام دی گئی مختلف تدریسی و غیر تدریسی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔مہمان خصوصی شری نتین دیشمکھ کے دست میں مبارک سے مشعل جلا کر افتتاح عمل میں آیا۔اس موقع پر ادارے کے طلبہ نے مہمانوں کے سامنے پریڈ پیش کی۔صدر تقریب اور مہمانان خصوصی نے طلبہ کی سرگرمیوں کو کافی سراہا اور ذمہ داروں کی ستائش کی۔اس افتتاحی تقریب کی نظامت ناصر خان نے کی جبکہ پرنسپل مجیب اللہ خان کے اظہار تشکر پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔اس موقع پر انٹر اسکول گیمس ہ اسپورٹس مقابلے بھی منعقد کیے گئے جن میں طراف کی تقریبا دس اسکولوں نے شرکت کی۔اس سہ روزہ گیمس واسپورٹس کے موقع پر طلبہ کیلئے مختلف انڈور مقابلے جیسے جنرل نالج، کوئز، خوشخطی، Q 16، مہندی، کیرم، شطرنج وغیرہ اور آؤٹ ڈور مقابلے جیسے کرکٹ، والی بال، رسہ کشی، بیڈمنٹن، لنگڑی، میوزک چیئر وغیرہ رکھے گئے تھے۔ہر مقابلہ میں اول دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والے طلبہ کو تقسیم انعامات کی تقریب میں مورخہ 28 دسمبر 2024 کو ٹرافی، اسناد وانعامات سے نوازا جائے گا۔

## ماہانہ فاتحہ سراج المجذوبین حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

### انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام حلقہ ذکر ومحفل نعت کا انعقاد

حیدرآباد 26 / ڈسمبر ( راست ) تولیتی انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ کے موقع پر بحسن نگرانی حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف حسب نظام العمل ذیل پروگرام منعقد ہوا، بعد نماز مغرب جماعت محبوب اللہ نے قصیدہ بردہ شریف پیش کیا بعد نماز عشاء محفل نعت منعقد ہوئی جس میں جناب قاری شیخ احمد مصطفیٰ، جناب ارباز ہاسمانی قادری، جناب مصطفیٰ خان قادری، جناب حافظ ریحان قادری، جناب فراز قادری، جناب شاہ نور قادری اور جناب عمران قادری نے اپنے منفرد انداز میں نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کر کے سماں باندھ دیا بعد ازاں صدر کمیٹی حضرت مولانا قاضی اسد ثنائی کی نگرانی میں حلقہ ذکر کا انعقاد عمل میں آیا دعا وسلام کے ساتھ بارگاہ حضرت سراج المجذوبین میں غلاف مبارک پیش کیا گیا ازاں بعد زائرین اور حاضرین حلقہ ذکر کے لئے لنگر کا اہتمام کیا گیا نور القراء حضرت مولانا حافظ محمد نور نقشبندی کی تلاوت قرآن پاک سے محفل کا آغاز ہوا انیس ملت حضرت مولانا ابو عمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی مدظلہ صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، حضرت مولانا سید شاہ سلطان محی الدین قادری مدظلہ سجادہ نشین بارگاہ حضرت سید شاہ اسد اللہ حسینی شہید علیہ الرحمہ نیک نام پورہ، حضرت مولانا قاضی حافظ خالد بن سعید بانجاح قادری مدظلہ، قاری غوث محی الدین قادری سپرنٹنڈنٹ اگریکلچر یونیورسٹی، مولانا حافظ احمد حسین نقشبندی نائب خطیب جامع مسجد محبوبیہ، مولانا مفتی محمد صلاح الدین نظامی امام وخطیب جامع مسجد درگاہ شریف اور جناب افتخار نوید نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت کی اس موقع پر زائرین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

## علامہ قمر الدین گورکھپوری

### ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

**عزیر احمد قاسمی**

استاد الاساتذہ، محدث جلیل، شیخ التفسیر، حضرت علامہ مولانا قمر الدین احمد صاحب نائب شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کا بروز اتوار 22 دسمبر سن 2024ء کو علی الصباح قبل نماز فجر انتقال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شیء عندہ بمقدار۔حضرت والا کے انتقال سے جو دھچکا اور غم ہمارے پورے خاندان پر پڑا ہے اور ناقابل بیان ہے، رب کریم حضرت والا کی بال بال مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائے۔امین۔حضرت والا سے ہمارے گھرانے کے تعلقات کم وبیش 50 سال سے تھے، یہ حقیر سن 1975ء میں دار العلوم دیوبند گیا، اس سے پہلے ہمارے دو بھائی حضرت مولانا فضیل احمد صاحب، اور حافظ شعیب احمد رحمۃ ما اللہ حضرت کی خدمت میں رہ چکے تھے، جنہیں حضرت والا اپنی اولاد کی طرح سمجھتے اور مانتے تھے، احقر جس وقت دار العلوم دیوبند گیا کم عمر تھا، حضرت کے گھر میں آنا جانا رہتا تھا، حضرت کی اہلیہ جنہیں ہم "چچی جان" کہا کرتے تھے (تغمدھا اللہ بواسع رحمتہ ویسکنھا فسیح جناتہ) بڑی شفقت کا معاملہ فرماتی تھیں، چونکہ حضرت والا کی کوئی صلبی اولاد نہیں تھی، اس لیے اپنے بڑے بھتیجے جناب مولانا معراج الحق صاحب استاد جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد کو اپنے پاس رکھ رکھا تھا، گھریلو ضروریات کو ہم دونوں پورا کردیا کرتے تھے، وہ بھی اولاد کی طرح شفقت فرمایا کرتی تھیں، یہ میرا سال پنجم تھا، حضرت والا علیا کے استاد تھے، بعد میں حضرت سے کتب حدیث پڑھنے کا اتفاق ہوا، اس کے ساتھ ساتھ اور بھی درسی کتابوں میں جہاں کوئی اشکال ہوتا تھا حضرت سے پوچھ کر حل کرلیا کرتا تھا، میرے بڑے بھائی مولانا فضیل احمد مرحوم نے حضرت والا سے اپنے وطن گورکھپور چلنے کی درخواست کی، جسے حضرت والا نے شرف قبولیت سے نوازا، میرے والد مولانا مجیب اللہ صاحب ( تلمیذ شیخ الاسلام وشیخ الادب ) مدرسہ عربیہ بیت العلوم بیروا چندن پور ضلع گورکھپور ( حال مہاراج گنج ) کے ناظم تھے، دیہات کی وجہ سے وہاں مواصلات، نظام ایسا نہیں تھا کہ حضرت کو اسٹیشن سے بذریعہ گاڑی یا رکشہ لایا جاسکے، اس لیے والد صاحب نے ہاتھی کا انتظام کروایا، اس پر سوار ہوکر حضرت والا اسٹیشن سے مدرسے تشریف لائے، کئی دن قیام فرمایا، آس پاس کے مدارس کے ذمہ داران کی کافی بھیڑ رہی، حضرت والا شکار کے بے حد شوقین تھے، اس لیے قریبی جنگل میں شکار کا انتظام کرایا گیا، کچھ شکاری تجربہ کار لوگ حضرت کے ساتھ گئے، اور شکار بھی لائے، پھر یہ سلسلہ متعدد بار پیش آیا کہ حضرت ہماری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازتے تھے، اور کئی کئی دن قیام فرمایا کرتے تھے، میرے والد صاحب نے اپنی آخری عمر میں علالت کی بنا پر ادارے سے علیحدگی اختیار کر لی تھی، اور اب ہماری رہائش دوسری جگہ ہوگئی تھی، یہاں پر بھی والد صاحب ہی کا قائم کردہ ادارہ مدرسہ سعد ابن ابی وقاص تھا، حضرت والا وہاں بھی چچی جان" کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے، اور اسی پرانے انداز میں وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ شکار کا بھی سلسلہ چلتا رہتا تھا، تعلیم وتربیت وعظ ونصیحت ہر طرح کی مجالس ہوا کرتی تھیں، راقم السطور جس وقت مادر علمی دار العلوم دیوبند میں تدریس سے متعلق تھا، حضرت کی معیت میں دار العلوم کی طرف سے سن ۱۴۰۲ھ میں حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب رحمہ کے حکم پر مالیگاوں اور بمبئی کا سفر ہوا، جس میں مختلف جگہوں پر بیانات بھی ہوئے، احقر کے دیوبند سے بہ سلسلہ تعلیم سعودی عرب جانے کے بعد بھی خط کتابت اور ملاقات ہوتی رہتی تھی، حضرت کی وہی شفقتیں وہی عنایتیں اب بھی رہا کرتی تھیں، میرے بھتیجوں مولوی محمد ازھد مرحوم، مولوی سہیل احمد، ومولوی محمد اخلد سلمہما جس وقت دیوبند میں زیر تعلیم تھے ان کے ساتھ بھی ہمیشہ شفقت کا معاملہ فرمایا کرتے تھے، خاص طور پر گورکھپور کے طلباء کے ساتھ تو بہت ہی محبت وتعلق سے پیش آتے، ان کی خواہش ہمیشہ یہ رہتی تھی کہ اس پسماندہ علاقے کے طلباء زیادہ سے زیادہ تعلیم میں آگے بڑھیں، اور اپنے ضلع کا نام روشن کریں، دار العلوم ے اختلافی دور میں ہمیشہ طلباء کو ان کی یہی نصیحت رہا کرتی تھی کہ تم طلب علم کے لیے دار العلوم آئے ہو کسی بھی اختلاف سے تمہارا کوئی بھی سروکار نہیں رہنا چاہیے، بلکہ یکسوئی کے ساتھ تعلیم ہی کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز رکھو، یوں تو حضرت کے جاننے اور عقیدت رکھنے والے ہندوستان کے گوشے گوشے میں ہیں، لیکن مغربی یوپی میں خاص طور پر اہل مدارس اپنے پروگراموں میں حضرت کو ضرور بلانا چاہتے تھے، اور حضرت والا بھی اپنی تدریسی مشغولیت نیز دار العلوم دیوبند کی ذمہ داریوں کے باوجود کوشش یہی کرتے تھے کہ آنے والے علماء اور محبین کی دل شکنی نہ ہو، حسب وسعت وقت ضرور دیتے تھے، اپنے شاگردوں خاص طور پر جو دیوبند سے جاچکے ہیں اور کسی ادارے سے وابستہ ہیں، دیوبند آنے کے موقعہ پر ان حضرات کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اپنے اساتذہ سے ضرور ملاقات کریں، اور ان سے دعائیں لیں، حضرت مولانا ان کی دعوت ضرور کرتے تھے، آپ نے 58 سال تک اپنے مادر علمی کی دل وجان سے خدمت کی، دار العلوم دیوبند سے پہلے مدرسہ عبدالرب میں بھی شیخ الحدیث رہے، اور وہاں جامع مسجد میں تفسیر کا سلسلہ جاری فرمایا، دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث کی کتابوں کو بار بار اور سالہا سال پڑھایا، اب بخاری شریف جلد ثانی حضرت سے متعلق تھی، میرے برادر کبیر مولانا فضیل احمد کا 10 فروری سن 2009ء میں جب انتقال ہوا جنازہ دہلی سے وطن لے جایا جارہا تھا، راستے میں حضرت کا فون آیا تعزیت مسنونہ اور تلقین صبر کے بعد فرمایا کہ میں تمہارے گھر پہنچ رہا ہوں، چنانچہ حضرت تشریف لائے، اور جنازے کی نماز پڑھائی، گھر کے جملہ افراد کو تسلی دلائی، یہ حضرت کی غایت درجہ شفقت اور محبت اور خورد نوازہ کی بات تھی۔حضرت کے تلامذہ میں ایک سے ایک عالم فاضل ہیں، جن کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہوگی، دار العلوم دیوبند کے موجودہ اساتذہ میں چند کے علاوہ سبھی حضرت کے خوشہ چینوں میں ہیں۔دل سے دعا ہے کہ رب کریم حضرت والا کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائے، خاندان کے جملہ افراد خصوصا مولانا معراج الحق صاحب، مفتی احسان الحق صاحب وغیرہ نیز محبین، مخلصین، تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

## قبائلی اور دیہی مریضوں کے لیے اہم اقدام

### وجرشوری سینٹر کو 35 لاکھ مالیت کی 97 اشیاء کا عطیہ

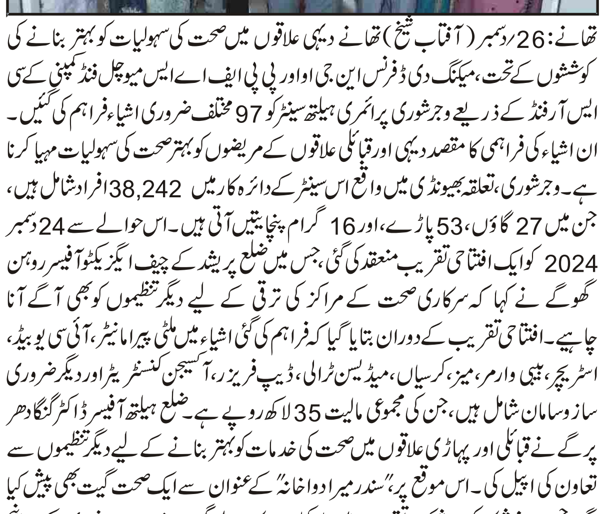

تھانے: 26 /دسمبر ( آفتاب شیخ ) تھانے دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کی کوششوں کے تحت، میکنگ دی ڈفرنس این جی او اور پی پی ایف اے ایس میوچل فنڈ کمپنی کے سی ایس آر فنڈ کے ذریعے وجرشوری پرائمری ہیلتھ سینٹر کو 97 مختلف ضروری اشیاء فراہم کی گئیں۔ان اشیاء کی فراہمی کا مقصد دیہی اور قبائلی علاقوں کے مریضوں کو بہتر صحت کی سہولیات مہیا کرنا ہے۔وجرشوری، تعلقہ بھیونڈی میں واقع اس سینٹر کے دائرہ کار میں 38,242 افراد شامل ہیں، جن میں 27 گاؤں، 53 پاڑے، اور 16 گرام پنچایتیں آتی ہیں۔اس حوالے سے 24 دسمبر 2024 کو ایک افتتاحی تقریب منعقد کی گئی، جس میں ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر روہن گھوگے نے کہا کہ سرکاری صحت کے مراکز کی ترقی کے لیے دیگر تنظیموں کو بھی آگے آنا چاہیے۔افتتاحی تقریب کے دوران بتایا گیا کہ فراہم کی گئی اشیاء میں ملٹی پیراما نیٹر، آئی سی یو بیڈ، اسٹریچر، بیبی وارمر، میز، کرسیاں، میڈیسن ٹرالی، ڈیپ فریزر، آکسیجن کنسنٹریٹر اور دیگر ضروری سازوسامان شامل ہیں، جن کی مجموعی مالیت 35 لاکھ روپے ہے۔ضلع ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر گنگادھر پرگے نے قبائلی اور پہاڑی علاقوں میں صحت کی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے دیگر تنظیموں سے تعاون کی اپیل کی۔اس موقع پر "سندر میرا دواخانہ" کے عنوان سے ایک صحت گیت بھی پیش کیا گیا، جس نے شرکاء کو متاثر کیا۔تقریب میں ڈاکٹر مادھو کاولے، گرام پنچایت وجرشوری کے سرپنچ رمیش جادھو، گنیشپوری کے سرپنچ سندیپ کھیراڑے، پروجیکٹ کے سربراہ دیپک ویشوکرمہ، کوآرڈینیٹر پردیپ ویشوکرمہ، اور دیگر معززین سمیت ہیلتھ سینٹر کے عملے نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔یہ اقدامات دیہی علاقوں میں صحت کے معیار کو بہتر بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہیں، جو ضرورت مند مریضوں کو سہولتیں فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

## پکتیکا میں فضائی حملے پر افغانستان نے پاکستانی سفیر کو طلب کیا

کابل۔26 /دسمبر۔ایم این این۔ افغانستان کے صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل میں پاکستانی فضائی حملے کے بعد، جس میں 46 افراد ہلاک اور 6 زخمی ہوئے، افغانستان کی وزارت خارجہ نے بدھ کے روز پاکستانی سفارتخانے کے ناظم الامور کو طلب کیا۔ایکس پر ایک پوسٹ میں، افغانستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان حافظ ضیاء احمد نے لکھا، اسلامی امارت افغانستان کی وزارت خارجہ نے کابل میں پاکستانی سفارتخانے کے ناظم الامور کو طلب کیا اور ڈیورنڈ لائن کے قریب صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل میں پاکستانی فوجی جیٹ طیاروں کی طرف سے کیے گئے فضائی حملے کے حوالے سے ایک سخت احتجاجی نوٹ دیا۔پاکستانی فوج کے حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی، اور پاکستان کے سفارت خانے کو بتایا گیا کہ جب پاکستان کی سویلین حکومت کے نمائندے کابل میں افغان حکام کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھے، تو افغانستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی اور پاکستانی فوج کی جانب سے شہریوں کو شہید کرنے کو سمجھا جاتا ہے۔پاکستان میں بعض حلقوں کی جانب سے جان بوجھ کر دونوں ممالک کے تعلقات میں تناؤ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔امارت افغانستان، بڑی طاقتوں کے خلاف ملک کا دفاع کرنے کی اپنی دیرینہ تاریخ کے ساتھ، علاقائی سالمیت کی کسی بھی خلاف ورزی کو سختی سے مسترد کرتی ہے اور افغانستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہے۔

## مولانا عقیل ابن منشی عبدالسبحان صاحب مرحوم رشتہ ازدواج سے منسلک

پورنیہ: 26 / دسمبر۔( نامہ نگار ) مذہب اسلام میں نکاح کی بہت بڑی اہمیت و فضیلت ہے۔نکاح انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ کی چار سنتوں میں سے نکاح کرنا بھی ایک اہم ترین سنت ہے۔اس اہم ترین سنت کی وجہ سے مرد کی نگاہیں اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے، یہ افزائش نسل انسانی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔مذہب اسلام نے شادی بیاہ کو آسان اور سہل بنایا ہے، حدیث مبارکہ میں ہے کہ نکاح کے بعد ایک سال کی عبادت بغیر نکاح کے ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل واعلیٰ ہے۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن بندہ جب شادی کرلیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہوگیا، اسی لئے حدیث نبوی ﷺ میں نکاح کو ایمان کا نصف حصہ کہا گیا ہے، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں سے منقول ہے کہ شادی شدہ مسلمان کی غیر شادی شدہ مسلمان پر ایسی فضیلت ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی فضیلت گھر بیٹھنے والے پر اور شادی شدہ کی ایک رکعت غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔اسی بناء پر مذہب اسلام نے نکاح کو اس قدر اہم بتایا ہے۔مرد اور عورت کو نکاح کے مہذب بندھن میں باندھنا لازمی سمجھا ہے ضلع پورنیہ کے بیسا بلاک میں واقع دھرم باڑی گاؤں کے میرے چچا زاد بھائی مولانا عقیل صاحب مدرس مدرسہ غنچہ اسلام دھرم باڑی کے ولیمہ مسنونہ کا شاندار موقع تھا، جس کے ساتھ ان کی شادی کا جشن بالآخر اپنے اختتام کو پہنچا۔شادی گزشتہ روز 25 دسمبر 2024 کو منعقد ہوئی تھی، اور اس کے بعد آج 26 / دسمبر بروز جمعرات یہ شاندار ولیمہ مسنونہ تقریب کا اختتامی باب ثابت ہوا۔کہاوت ہے کہ " تقریبات طویل چلتی ہیں،" اور جب شادی زندگی کے دیگر تجربات کے بعد ہو تو جشن واقعی لمبا چلتا ہے، جیسا کہ مولانا موصوف نے ثابت کیا! واضح ہو کہ نکاح انسانی نسلوں کو وجود بخشتا ہے اسی کے مدنظر میرے چچا زاد بھائی مولانا عقیل احمد ابن منشی عبدالسبحان صاحب مرحوم مقام دھرم باڑی پوسٹ سرسی تھانہ روٹا ضلع پورنیہ ہمراہ عزیزہ صالحہ سلمہا بنت جناب انعام الحق صاحب مقام کھیمیاں پوسٹ امور ضلع پورنیہ مطابق 25 / دسمبر بروز بدھ کو رشتہ ازدواج سے منسلک ہوگئے، اللہ تعالیٰ مولانا عقیل اور ان کی اہلیہ کو خوشیوں، محبت اور برکتوں سے بھرپور ازدواجی زندگی عطا فرمائے، اور ان کے گھر کو سکون وخوشحالی کا گہوارہ بنائے۔آمین۔واضح رہے کہ ولیمہ مسنونہ کی باوقار تقریب جناب منشی عبدالسبحان صاحب مرحوم دھرم باڑی کے دروازے پر منعقد کی گئی، ولیمہ مسنونہ میں آنے والے مہمانوں میں سے نوعروش کو مبارکباد دینے والوں میں مولانا صادق قاسمی معاون جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع پورنیہ، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب قاسمی دھرم باڑی، حافظ ارشد صاحب کانیالدھی، قاضی عاصم انور، ڈاکٹر شمس آغاز صاحب پرانا گنج، حافظ ساجد حسین ابن اقبال حسین دھرم باڑی، مفتی عثمان قادری گوہاس دھرم باڑی، مولانا عقیل احمد صاحب کے سگے ساڑھو جناب شہادت حسین اور ڈاکٹر کاشف صاحب ساکن ہریپور بلاک امور وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ان کے علاوہ کھپڑہ پنچایت کے متعدد سرکردہ شخصیات نے شرکت کی اور زوجین کو دعاؤں سے نوازا۔

## اٹلی نے افغانستان کو 4 ملین یورو سے زیادہ کا عطیہ دیا

روم۔ 26 / دسمبر۔ ایم این این۔ اطالوی سفارت خانے نے امدادی سرگرمیوں میں مدد کے لیے افغانستان کے انسانی فنڈ میں 4.5 ملین یورو دینے کا وعدہ کیا ہے۔منگل کو، سفارت خانے نے افغانستان کے لیے جاری انسانی امداد کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔عطیہ کا مقصد افغانستان میں انسانی بحران کو تیز اور موثر ردعمل کے ساتھ حل کرنا ہے۔یہ عطیہ افغانستان میں واپس آنے والے تارکین وطن کی مدد کے لیے جاپان کے 5.1 ملین ڈالر کے عطیہ کے علاوہ ہے۔جیسے ہی موسم سرما شروع ہو رہا ہے، بین الاقوامی تنظیموں نے پورے افغانستان میں بڑھتی ہوئی انسانی ضروریات سے خبردار کیا ہے۔ او سی ایچ اے کے مطابق، مارچ 2025 تک افغانستان میں کم از کم 14.8 ملین افراد کو خوراک کی شدید عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑے گا۔اٹلی نے انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کے ذریعے کمزور واپس آنے والوں اور بے گھر افراد کی مدد کے لیے اضافی 5.3 ملین یورو کا اعلان بھی کیا۔سخت سردی کی وجہ سے افغانستان میں انسانی بحران مزید گھمبیر ہوتا جارہا ہے جس کی وجہ سے مصائب میں اضافہ ہورہا ہے۔عالمی امداد انتہائی اہم ہے، پھر بھی ضرورت بڑھتی جارہی ہے کیونکہ لاکھوں افراد کو خوراک کی عدم تحفظ کا سامنا ہے۔بین الاقوامی تعاون بشمول اٹلی کے تعاون، فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے لیکن افغانستان کی پائیدار بحالی کے لیے طویل مدتی حل ضروری ہیں۔

## دین پڑھاؤ اور بیٹی بچاؤ تحریک

۔نقاش نائطی ( نائب ایڈیٹر اسٹار نیوز ٹیلوزن دہلی )

+966562677707

اپنی آل اولاد کو، قرآن وسنت کا بنیادی، ایمانی مضبوطی والا، دین اسلام اور اسکے افکار واقدار سکھانا ہر والدین کا فرض ہے۔جس طرح بچہ اگر بڑا ہوکر دہشت گرد یا کسی ملک کا باغی دشمن بن جاتا ہے تو حکومت اسکے ساتھ، اسکے والدین کو بھی، اذیت وتکلیف اور ذہنی تناو کا شکار بناتی ہے، بالکل اسی طرح، اپنی اولاد کو، دنیوی علوم سکھانے کے تفکر میں، اگر ہم نے، اپنی اولاد کو، ضروری دینی علوم سے محروم رکھا اور جوان ہونے پر، دینی افکار فقدان کے سبب، اولاد کسی بھی سبب سے، لادین ہوگئی اور بظاہر مرتد ہندو بن گئی یا اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے بھی، دینی شعور فقدان باعث، مشرک ہندو سے شادی کئے، دنیوی رسوم بندھن میں بندھتے ہوئے بھی، زندگی بھر، زنا، جسے عمل گناہ کبیرہ مرتکب ہوتے، یا اختلاط معاشرہ تہذیب نو، زنا شراب نوشی جیسے گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگئی تو، یقین مانئے اس کی دنیا وآخرت تو برباد ہوگی ہی، لیکن کل یوم محشر، ہم والدین بھی، اسکی وجہ سے قہر خداوندی یا عتاب وسزا محشر پا رہے ہونگے۔ساٹھ ستر سالہ زندگی میں جوان ہونے سے پہلے والے، بیس سال اور نانا نانی بننے کے بعد والے بڑھاپے کے بیس سال منہا کردیں تو باقی بچے تیس چالیس سالہ دنیوی عیش وعشرت کے مزے لوٹنے کے چکر میں، بعد الموت قبر وعالم برزخ کی کئی سو، ہزار سالہ زندگی نار جہنم کی تپش یا بادنسیم جنت والی فرحت بخش زندگی میں سے، ہم اپنے لئے کیا پسند کریں گے؟ اس کا فیصلہ ہمیں دنیا میں رہتے ہوئے ہی، کرنا ہے۔ہمارے اپنے جدامجد دادا پڑدادا کتنے سو ہزار سال سے قبر وعالم برزخ میں، کس حال تکلیف وراحت میں ہیں ہمیں نہیں پتا؟ اور ہمارے مرنے کے بعد، قیامت کتنے سال، سو ہزار سال بعد، آنے والی ہے۔کوئی عالم بزرگ شیخ بھی نہیں بتلاسکتا ہے، اس کا مطلب صاف ہے۔ہمیں بھی کئی سو ہزار سال قبر میں رہنا پڑسکتا ہے۔شادی بعد بچہ پیدا ہوتے، ماں بنتے ہی، ہر عورت کی خواہش ہوتی ہے اس کا اپنا چھوٹا سا، مگر اچھا سلیقے والا گھر ہو۔تو پھر کیوں نہ ہم، بعد الموت بیسیوں ہزاروں سال رہنے والی قبر والے ہمارے گھر ہی کو، بادنسیم جنت کی ہوائیں چلنے والے روشندان کھڑکیوں والے، اور اپنی قبر میں رہتے، کھڑکیوں سے جنت کے حسین وادیوں کی سیر کرنے، اپنے قبر والے گھر تعمیر کرنے کی فکر کرنے والوں میں سے بنیں۔رزاق دوجہاں کے وعدہ کئے رزق متعین کو، ہر کسی کو ملنا ہے ہی، اسکا ایمان ویقین رکھنے والے ہم مسلمان مومن، اپنی اولاد کو دنیا کمانے والی روبوٹک مشین بنانے کے ساتھ، انہیں دین اسلامی، قرآن وحدیث کی ضروری، ایمان مضبوط ہوتی تعلیم سے، انہیں آراستہ وپیراستہ کرتے ہوئے، بعد الموت اپنی قبر ومحشر والی زندگانی کو محفوظ کرنے والے بنیں۔وما التوفیق الا باللہ

## سیر وتفریح انسانی دماغ کو توانائی بخشتی ہے الحاج عبدالکریم سالار

### اقراء یونانی میڈیکل کالج کی سیر کی حیدرآباد سے کامیاب واپسی

جلگاؤں: 26 /دسمبر ( عقیل خان بیاولی ): اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام اقراء عبدالرزاق کالسیکر یونانی میڈیکل کالج کے طلبہ کی تعلیمی سیر امسال درخشاں تاریخ کے حامل شہر حیدرآباد سے کامیاب لوٹی یہ سیر بتاریخ ۱۷ دسمبر تا ۲۲ دسمبر کل پانچ روزہ دورے پر تھی جہاں میڈیکل کالج کے طلبہ نے چاؤمحلہ محل، مشہور زمانہ سالار جنگ میوزیم، چار مینار، وتاریخی نواب سالار جنگ کے محلات، شہرت بام قمقمو کی مثال ونڈرلا پارک نیز راموجی فلم سٹی وغیرہ کی سیر کی واضح رہے کہ یہ تمام ہی مقامات کا طلبہ کے تعلیمی نصاب سے بڑا گہرا تعلق ہے ۳۷ طلبہ واساتذہ نیز غیر تدریسی عملے کے اس جم غفیر افراد کو نائب پرنسپل ڈاکٹر شعیب عبدالروف شیخ کی خصوصی رہنمائی حاصل رہی موصوف نے نہ صرف اس عملے کی قیادت کی بلکہ انہیں ہر مقام پر تفریح کے بھرپور مواقع بھی فراہم کیے۔ڈاکٹر نجمہ خان، ڈاکٹر سمیہ شیخ محمد شاہد شاہ کا انہیں تعاون حاصل رہا سیر کی کامیاب واپسی پر صدر سوسائٹی الحاج عبدالکریم سالار نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا موصوف نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "سیر وتفریح انسانی دماغ کو توانائی بخشتی ہے۔

## بی ایل اے نے کوئٹہ میں گیس پائپ لائن اڑادی

کوئٹہ۔ 26 /دسمبر۔ایم این این۔ بدھ کے روز کوئٹہ کے نواح میں عسکریت پسندوں کی جانب سے سوئی سدرن گیس کمپنی کی ایک مین گیس پائپ لائن کو دھماکے سے اڑا دینے کے بعد صوبائی دارالحکومت اور شمالی بلوچستان کے کئی قصبوں کو گیس کی سپلائی متاثر ہوئی۔منجمد درجہ حرارت کے درمیان رہائشی جدوجہد کر رہے ہیں۔حکام نے بتایا کہ نامعلوم عسکریت پسندوں نے مغربی بائی پاس کے ساتھ اختر آباد کے علاقے میں 18 انچ قطر کی پائپ لائن کے نیچے دھماکہ خیز مواد نصب کیا اور اسے دھماکہ خیز مواد سے اڑادیا، جس سے زبردست دھماکہ ہوا۔دھماکے سے پائپ لائن میں آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں کوئٹہ اور گردونواح کو گیس کی فراہمی معطل ہوگئی۔اس حملے کی ذمہ داری کالعدم بلوچ لبریشن آرمی نے قبول کی ہے۔ایس ایس جی سی کے ترجمان نے تصدیق کی کہ "دھماکے میں گیس پائپ لائن کا ایک بڑا حصہ تباہ ہوگیا۔"تباہ شدہ پائپ لائن کی وجہ سے شمالی بلوچستان میں بڑے پیمانے پر بندش ہے۔

## دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر کے ایک طالب علم نے ایک نشست میں مکمل حفظ قرآن سنایا

حمایت نگر: 26 ڈسمبر (راست) علاقہ مرٹھواڑا کی قدیم اور مشہور و معروف دینی درسگاہ (دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر ضلع ناندیڑ) شاید ہی کسی کے لیے محتاج تعارف ہوگی، دارالعلوم محمدیہ تقریبا نصف صدی سے اپنی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے، اور تشنگان علوم کو زم زم عشق و وفا پلا رہا ہے۔ اس کے فیض یافتہ ملک کے کونے کونے میں شرک و بدعت کی تاریکی میں قرآن و حدیث کے مشعلیں روشن کر رہے ہیں۔ جامعہ ہذا سے ہر سال کم وبیش بیس (20) طلبہ کرام تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس مدرسے میں حفظ قرآن مجید کرنے والے نو سو کے قریب ہیں، اور الحمدللہ اب تک اس ادارے سے تقریبا پچیس خوش نصیب نونہالان ملت ایک نشست میں مکمل قرآن مجید سنا چکے ہیں۔ اسی کی ایک کڑی 26 ? دسمبر 2024ء | کو حافظ محمد اویس ابن محمد کلیم صاحب، ملت نگر ناندیڑ، 'نے دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر میں ایک نشست میں مکمل قرآن زبانی سنایا۔ صبح ساڑھے چار بجے یہ پر نور سلسلہ "الف لام میم" سے شروع ہوا اور عصر سے قبل والناس پر پہنچ کر مذکورالذکر طالب علم ایک نشست میں کلام خداوندی سنانے والوں کی فہرست میں نام درج کر چکے تھے۔ ان کا پورا قرآن خود ان کے استاذ نے سنا، اسی طرح چیدہ چیدہ مقامات سے مدرسے کے دیگر معزز اساتذہ سمیت ذمہ داران نے بھی سنا، اور خوشی ظاہر کی۔ اس مبارک موقع پر مدرسے کے ذمہ داران، اساتذہ اور بچے کے سرپرستان موجود رہے۔ ان مسعود لمحات پر طالب علم کو بہتر مستقبل کے لیے دعاوں سے نوازا گیا، اور ہدایا و تحائف بھی دیے گئے۔ اسی ضمن میں بعد نماز مغرب ایک دعائیہ و اعزازیہ نشست منعقد کی گئی، نظامت کی ذمہ داری مدرسے استاذ مفتی اکرم خان قاسمی نے سنبھالی، تلاوت خیر الکلام اور بارگاہ رسالت مآب ? کی شان میں نذرانہ ? عقیدت کے ذریعہ محفل کی ابتداء ہوئی، بعدازاں رسم تکمیل قرآن عمل میں آئی، اس کے بعد رسم گل پوشی کی گئی، پھر جامعہ ہذا کے مہتمم (حضرت الحاج مولانا مظہر الحق صاحب کامل قاسمی) نے اپنے خیالات کا اظہار کر سامعین کو پند و نصائح سے مستفید فرمایا، اخیر میں قاری یونس صاحب سلیمانی کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مذکورہ طالب علم نے مدرسے ہذا کے مایہ ناز اور قدیم استاذ (حافظ عبدالعظیم صاحب منہاجی) کے پاس پورے تیس پارے حفظ کیے۔ یقیناً اس کارنامے کا سہرا ان کے سر جاتا ہے، کیوں کہ ایک طالب کی صلاحیت اور صالحیت میں استاذ کا کردار بہت اہم ہوتا ہے، اللہ ان کے استاذ کے لیے اس کار عظیم کو ذخیرہ ? آخرت بنائے۔ یقیناً یہ طالب علم اس کارنامے پر مبارک بادی کا مستحق ہے، اللہ سے دعا ہے کہ اس طالب علم کو حامل قرآن کے ساتھ ساتھ عامل قرآن اور داعی الی القرآن بھی بنائے، اور تادم آخر اس کو اپنے سینے میں یوں ہی محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مدرسہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے، اس کے فیض کو عام وتام کرے۔ (آمین) قارئین! بلاشبہ قرآن سرچشمہ ? انسانیت اور رزم گاہ حیات ہے، جب تک قوموں نے اس کو سینے سے لگائے رکھا، اور اس میں غور و تدبر کر کے حقوق خداوندی و انسانی کو روبعمل لایا اس وقت تک کامیابی و کامرانی نے ان کے قدم چومے، اور جب جب قوم نے اس کلام سے غفلت برتیں، اور اسکو محض طاقوں میں سجانے اور مردوں پر پڑھا جانے والا کلام سمجھ لیا تو ذلت و پستی میں وہ ایسی ڈوبی کہ جہاں صدیوں ان کی حکومت تھیں، اب کوئی خدا کا نام لینے والا نظر نہیں آتا اور ان کی عبادت گاہیں "مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے" کے مصداق زبان حال سے ان کے زوال کی داستان بیان کرتی ہے |۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

## پٹنہ میں 'ایشور اللہ تیرو نام' گانے پر گلوکارہ کو مانگنی پڑی معافی، اشونی چوبے نے لگایا 'جے شری رام' کا نعرہ

پٹنہ: ریاست بہار کی راجدھانی پٹنہ میں اٹل جینتی تقریب کے دوران مہاتما گاندھی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' کو لے کر تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ دراصل پٹنہ کے باپو آڈیٹوریم میں اٹل جینتی تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ تقریب کے دوران اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب معروف بھوجپوری گلوکارہ دیوی نے اسٹیج سے مہاتما گاندھی کا پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' گانا شروع کر دیا۔ جیسے ہی گلوکارہ نے 'ایشور اللہ تیرو نام' گایا تقریب میں موجود تمام لوگوں نے ہنگامہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد گلوکارہ کو لوگوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا معاملہ اتنا طول پکڑ گیا کہ گلوکارہ کو اسٹیج سے ہی معافی مانگنی پڑی۔ واضح ہو کہ گاندھی جی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' کو لے کر جو ہنگامہ ہوا اس وقت پروگرام میں سابق مرکزی وزیر اشونی چوبے بھی موجود تھے۔ مرکزی وزیر نے بذات خود گلوکارہ کو اسٹیج سے اتارا اور اسٹیج سے ہی 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے لگے۔ حالانکہ گلوکارہ نے کہا کہ ''بھجن گاتے وقت ان کا ارادہ کسی کو تکلیف پہنچانے کا نہیں تھا اس لیے انہوں نے بعد میں معافی مانگی۔'' ہنگامہ کے وقت اسٹیج پر تقریباً 20 سے زیادہ لوگ تھے۔ آخر میں گلوکارہ دیوی نے معروف گلوکارہ شاردا سنہا کو یاد کرتے ہوئے 'چھٹی میّا آئی نہ دوریا' گایا اور تقریب درمیان میں ہی چھوڑ کر چلی گئیں۔ قابل ذکر ہے کہ مہاتما گاندھی کے پسندیدہ بھجن 'ایشور اللہ تیرو نام' گانے کے حوالے سے جو تنازعہ کھڑا ہوا اس پر آر جے ڈی سربراہ لالو یادو کا ردِعمل سامنے آیا۔ انہوں نے کہا کہ ''کل جب پٹنہ میں ایک گلوکارہ نے گاندھی جی کا بھجن 'رگھو پتی راگھو راجہ رام' گایا تو نتیش کمار کے ساتھی بی جے پی اراکین نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ یہ بھجن کم سمجھنے والے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔''

## بنگلہ دیش سکریٹریٹ میں مہیب ا? تشزدگی

ڈھاکہ: ڈھاکہ میں بنگلہ دیش سکریٹریٹ کی ایک بڑی بلڈنگ میں مہیب ا? تشزدگی کا واقعہ پیش ا? یا جس کے نتیجہ میں سرکاری دستاویزات تباہ ہو گئے۔ حکام نے ایک اعلیٰ اختیاری تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے کیونکہ یہ شبہ کیا جا رہا ہے کہ یہ سبوتاج کی حرکت ہو سکتی ہے۔

## درگاہ مولوی صاحب قبلہ قندھار شریف میں

## 282واں جشن یومِ ولادت محدث قندھاریؒ منایا گیا

شہر ناندیڑ کہ تعلقہ قندھار، محلّہ ہتائی پورہ میں واقع خانقاہ و آستانہ مقدسہ شیخ العرب والعجم محدث کبیر الشیخ الحدیث مولانا الامام الشاہ غلام رفاعی محمد رفیع الدین فاروقی الرفاعی قادری چشتی نقشبندی المداری جامع السلاسل المعروف مولوی صاحب قبلہ، محدث قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کا 282 واں جشن یومِ ولادت بڑے احتشام سے موجودہ سجادہ نشین و متولی تقدس مآب حضرت مولانا قاری شاہ محمد تاج الدین عمر پاشاہ فاروقی صاحب قبلہ قادری رفاعی چشتی نقشبندی مداری جامع السلاسل حفظ اللہ کی سرپرستی میں بڑے احتشام سے تقریب منعقد ہوئی۔ مورخہ 19 جمادی الثانی مطابق 21 دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء درگاہ شریف کے صحن میں واقع خانقاہ مقدسہ میں شیخ چاند مولوی صاحب (منتظم درگاہ شریف) کی نظامت پر مجلس کا آغاز حمد، نعت شریف سے ہوا۔ بعدازمہمانان کی شال و گلپوشی صاحب سجادہ نشین (محدث قندھاری) نے کی۔ حضرت محدث قندھاری کی شان میں منقبت سید محمود مولوی صاحب نے خوبصورت انداز میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدازحضرت محدث قندھاری کی سوانح حیات ولادت باسعادت، تعلیمات، ارشادات قندھار میں رونقِ افروزی کے حالات، ووصال مبارک پر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شمس الدین صدیقی صاحب (کامل الفقہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد) نے اپنے مخصوص اندازِ میں جامع خطاب فرمایا۔ صاحب سجادہ نشین محدث قندھاری حفظاللہ نے تمام مہمانان وحاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور آستانہ مقدسہ میں پیشکشی ہوئی صلوآ السلام بارگاہ خیرالانام و فاتحہ خوانی دعائے خیر کہ بعد نیاز (لنگر) شریف کا اہتمام عمل میں آیا اس تقریب میں شہر و بیرونِ شہر سے خصوصی مہمانانِ مشائخین عظام، علماء کرام ومعزز شخصیات شریک ہوئے جن میں قابل ذکر حضرت سید شاہ مجتبیٰ حسینی محمد پاشاہ رفاعی (متولی و برادر صاحب سجادہ نشین بڑی درگاہ شریف قندھار) حضرت سید شاہ امین الدین شہباز حسینی المکہاشاہی مداری جامع السلاسل (ولی عہد جانشین صاحب قبلہ سجادہ نشین متولی بڑی درگاہ شریف ناندیڑ) حضرت شاہ محمد رفیع الدین رفاعی جامع السلاسل (جانشین صاحب سجادہ و متولی مسجد و درگاہ مولوی صاحب بسمت نگر) اور سید شجاعت علی افتخاری، سید شہزاد عالم حسینی المکہاشاہی، کہ علاوہ دیگر شخصیات موجود تھے۔ برادر صاحِب سجادہ نشین محدث قندھاری نصر پاشاہ صاحِب، عامر پاشاہ صاحِب کہ زیرِ نگران و شیخ انور نائب منتظم و خادمین درگاہ شریف و وابستگان سلسلہ نے تقریب کے لیے پر منظّم انتظامات کیئے۔ کثیر تعداد میں مریدین عقیدتمندوں نے شرکت فرما کر فیوض و برکات سے مستفض ہونے کی سعادت حاصل کی س طرح کی پریس نوٹ منتظم درگاہ شریف نے جاری کی۔

## نگرسول ایکسپریس کچھ دنوں میں لاسور سے روانہ ہوگی

ناندیڑ: لائن بلاک ہونے کی وجہ سے، نگرسول-نراسپورا ایکسپریس کچھ دنوں کے لیے نگرسول کے بجائے لاسور سے روانہ ہوگی۔ یہ مندرجہ ذیل ہے:

.1 ٹرین نمبر 12788 نگرسول-نرساپورا ایکسپریس 26، 27، 29، 31 دسمبر-2024 اور 01، 02 اور 03 جنوری 2025 کو نگرسول کے بجائے لاسور سے 13.30 بجے روانہ ہوگی۔ ناگرسول تا لاسور کے درمیان جزوی طور پر منسوخ۔

.2 ٹرین نمبر 17232 نگرسول-نرس پورا ایکسپریس 28 اور 30 ?? دسمبر-2024 کو ناگسرسول کے بجائے لاسور سے 13.30 بجے روانہ ہوگی۔ ناگرسول تا لاسور کے درمیان جزوی طور پر منسوخ۔

ناندیڑ: شہر کے وزیر آباد علاقہ میں سبزی منڈی کے عقب والی سڑک کی حالت کافی خراب ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر بجاج کے اسپتال کے روبرویہ سڑک ہے۔

## جاپان ایئر لائنس پر بڑا سائبر حملہ

## گھریلو اور بین الاقوامی پروازیں بُری طرح ہوئیں متاثر

جاپان ایئر لائنس پر جمعرات کی صبح بڑا سائبر حملہ ہوا۔ سائبر حملہ کرنے والوں کی اس کارستانی سے بڑی تعداد میں گھریلو اور بین الاقوامی پروازیں متاثر ہوئی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ فی الحال ٹکٹوں کی فروخت بھی روک دی گئی ہے۔ سائبر حملہ صبح مقامی وقت کے مطابق 24:7 بجے کے قریب ہوا۔ اس سائبر حملے سے ایئر لائنس کا پورا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ایئر لائنس کے ترجمان کی طرف سے سائبر حملے کی تصدیق کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نظام کو درست کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ فی الحال گھریلو اور بین الاقوامی پروازوں کے لیے ٹکٹوں کی فروخت کو روک دیا گیا ہے۔ مسافروں کو ہو رہی عدم سہولت کے لیے ایئر لائنس نے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ جاپان ایئر لائنس ملک کی دوسری سب سے بڑی ہوابازی کمپنی ہے۔ ایئر لائنس کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ، ہمیں حملے کا پتہ چلا ہے۔ ہم سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لیے جنگی پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ ہم مسلسل ریکوری اسٹیٹس پر نظر بنائے ہوئے ہیں۔ فی الحال گھریلو اور بین الاقوامی دونوں خدمات متاثر ہیں۔ جاپان کی میڈیا رپورٹس کے مطابق سائبر حملے کی وجہ سے جاپان ایئر لائنس کی 9 گھریلو پروازوں میں تاخیر کی خبر آ رہی ہے۔ یہ تعداد ابھی اور بھی بڑھ سکتی ہے۔ اس سے پہلے 2022 میں ایک سائبر حملے نے ٹویوٹا سپلائی کنندہ کے آپریشن میں رکاوٹ پیدا کر دی تھی۔ اس سے دنیا کی اعلیٰ ترین گاڑی بنانے والی کمپنی کو اپنے گھریلو پلانٹ میں پورے ایک دن کے لیے پیداوار کو معطل کرنا پڑا تھا۔ حال ہی میں جون میں مشہور جاپانی ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم نیکو نیکو کو بڑے پیمانے پر سائبر حملے کی وجہ سے اپنی خدمات کو معطل کرنا پڑا تھا۔ وہیں سال کی شروعات میں سیٹل-ٹیکوما بین الاقوامی ہوائی اڈے (سی ای اے) پر بھی اسی طرح کی گڑبڑی ہوئی تھی۔ اس سائبر حملے کی وجہ سے مبینہ طور پر سیٹل کے بندرگاہ پر انٹرنیٹ اور ویب سسٹم آو? ٹیج ہوا تھا۔

## رندھا کے نام پر کھنڈنی مانگنے والا گرفتار

ناندیڑ: 26/دسمبر (ورق تازہ نیوز) خطرناک ملزم رندھا کا نام استعمال کر کے 20 لاکھ روپیوں کی کھنڈنی مانگنے والے ملزم کو پولس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ناندیڑ ایل سی بی نے یہ کاروائی کو انجام دیا ہے۔ تفصیل کے مطابق شہر کے کوٹھا علاقہ میں ایک تاجر کو واٹس ایپ پر پیغام بھیجا اور فون بھی کیا۔ جس میں ایک شخص نے کہا کہ ''میں رندھا کا آدمی ہوں اگر زندہ رہنا ہے تو مجھے 20 لاکھ روپے ادا کر وورنہ تمہیں اور بچوں کو قتل کردوں گا''۔ بار بار فون آنے پر تاجر نے پریشان ہو کر سیڈ کو پولس سے ربط قائم کیا اور اسکی شکایت درج کروائی۔ ضلع ایس پی ابیناش کمار کی قیادت میں ایل سی بی دستہ نے ملزمین کی تلاش شروع کر دیا اس دوران ایک ملزم اوتار سنگھ پرتاپ سنگھ سکل کری ساکن وسرنی ناندیڑ حراست میں لیا گیا۔ اسکی تحویل سے دھمکی کیلئے استعمال موبائل فون' موٹر سائیکل اور ایک خنجر برآمد کیا گیا۔ ایس پی نے آج پریس کانفرنس میں اسکی تفصیلی معلومات دیں۔ اس ملزم کے خلاف پہلے سے لوٹ مار اور چوری ڈکیتی کے مقدمات درج ہیں۔ ایس پی نے عوام سے اپیل کی کہ اگر کوئی بھی دھمکی آمیز کال کر کے پریشان کر رہا ہے یا کھنڈنی کا مطالبہ کر رہا تو اسکے خلاف پولس میں شکایت درج کروائیں۔ پریس کانفرنس میں ایڈیشنل ایس پی سورج گوروا ایل سی بی چیف کھنڈے راے دھرنے اور سیڈ کو پولس کی ٹیم بھی موجود تھی۔

## جشن صدیق اکبر کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: (راست) بتاریخ 21/ جمادی الثانی مطابق 24/ دسمبر بروز منگل بعد نماز عشاء مدرسہ کنزالایمان نوری چوک محبوب نگر ناندیڑ میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وصال کے موقع پر ایک عظیم الشان پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا بعد تلاوت قرآن حافظ وقاری محمد کلام صاحب نے نعت پاک پیش فرماء حضرت مولانا مفتی محمد عاشق صاحب مصباحی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت پر جامع خطاب فرمایا اس موقع پر شہر ناندیڑ کے تین نامور علمائے کرام (مولانا مفتی رفیق صاحب برکاتی مصباحی۔ مولانا مفتی عبدالعظیم رضوی امجدی مولانا مفتی سید احمد علی مصباحی جنہوں نے شعبہ تربیت افتاء میں کامیابی حاصل کی ہے اور مفتی بن گئے ہیں ان کی گلپوشی وشال پوشی کی گئی۔ اس موقع پر نقیب اہل سنت مولانا مفتی محمد تراب الدین صاحب رضوی نے اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا حاجی الیاس صاحب رضوی بھوکر والے کی جانب سے تینوں مفتیان کرام کو تہنیت پیش کرتے ہوئے ان کی گلپوشی وشال پوشی کی گئی اس موقع پر قاری محمد توفیق صاحب رضوی قاری عبدالقادر صاحب رضوی حافظ مولی علی رضوی حافظ رضوان صاحب حافظ یار محمد صاحب حافظ وقاری سعداللہ برکاتی مولانا مختار صاحب رضوی مولانا شاہجہاں صاحب رضوی حافظ مجاہد رضا۔ جناب حسیب بھائی بسمتی و دیگر علمائے کرام وائمہ عظام موجود تھے اخیر میں صلاۃ وسلام و نیاز صدیق اکبر کے ساتھ پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

## نذیر احمد کا مسجد کی سیڑھیوں پر انتقال

ناندیڑ: 26/ ڈسمبر (۔ورق تازہ نیوز) بہت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ فیض العلوم ایجوکیشن سوسائٹی، ناندیڑ کے خازن اور جناب شکیل احمد (سپروائزر

، فیض العلوم ہائی اسکول ناندیڑ) کے والد محترم جناب نذیر احمد صاحب آج اچانک انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر تقریباً 78 سال تھی۔ مرحوم مکہ مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے کہ مسجد کی سیڑھیوں پر انہوں نے آخری سانس لی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور سات بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ نمازِ جنازہ بتاریخ 27 دسمبر 2024 بروز جمعہ صبح 10 بجے ادا کی جائے گی اور تدفین متصل قبرستان گنج شہیداں کربلا ناندیڑ (مومن بیس) میں عمل میں آئے گی، ان شاءاللہ۔

## شاندار آغاز کے بعد آسٹریلیائی پاری لڑکھڑائی، پہلے دن 6 وکٹ پر 311 رن بنائے

بارڈر-گواسکر ٹرافی کے تحت ملبورن میں کھیلے جا رہے باکسنگ ڈے ٹیسٹ کے پہلے دن آسٹریلیا نے شاندار آغاز کے بعد لڑکھڑاتے ہوئے 6 وکٹ کے نقصان پر 311 رن بنا لیے ہیں۔ دن کا کھیل ختم ہونے تک اسٹیو اسٹیم 68 رن اور پیٹ کمنس 8 رن بنا کریز پر موجود تھے۔ آسٹریلیا کی طرف سے 4 بلے بازوں نے کھیل کے پہلے دن نصف سنچری بنائی۔ سلامی بلے باز سیم کانسٹاس نے اپنے پہلے ہی میچ میں جارحانہ بلے بازی کرتے ہوئے نصف سنچری بنائی۔ انہوں نے صرف 65 گیندوں میں 6 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 60 رن بنائے۔ اپنی اننگز کے دوران انہوں نے اس وقت سبھی کو حیران کر دیا جب بمرہ کی گیند پر 2 شاندار چھکے لگا ڈالے۔ دوسرے سلامی بلے باز عثمان خواجہ نے 57 رن بنائے وہ جسپریت بمرہ کا شکار ہوئے۔ اس کے علاوہ مارنس لابوشین نے بھی شاندار بلے بازی کرتے ہوئے 72 رنوں کی اننگز کھیلی۔ ایک وقت آسٹریلیا نے صرف 2 وکٹ کے نقصان پر 237 رن بنا لیے تھے۔ لیکن اس کے بعد لگاتار وکٹ گرے اور تھوڑی ہی دیر میں آسٹریلیا کا اسکور 5 وکٹ پر 246 رن ہو گیا۔ ہندوستانی ٹیم کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکے ٹریوس ہیڈ اس میچ میں ناکام ثابت ہوئے اور بغیر کھاتہ کھولے بمرہ کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔ اس کے بعد مشیل مارش بھی صرف 4 رن بنا کر چلتے بنے۔ وہ بھی بمرہ کی گیند پر آو?ٹ ہوئے۔ 5 وکٹ گرنے کے بعد بلے بازی کرنے آئے وکٹ کیپر بلے باز ایلکس کیری نے اچھی بلے بازی کی اور اسمتھ کے ساتھ چھٹے وکٹ کے لیے 53 رن جوڑے۔ انہوں نے 31 رنوں کا تعاون دیا۔ کیری کو آکاش دیپ نے آو?ٹ کیا۔ ہندوستان کی طرف سے جسپریت بمرہ نے ایک بار پھر شاندار گیند بازی کرتے ہوئے 3 وکٹ جھٹکے جبکہ رویندر جڈیجہ، آکاش دیپ اور واشنگٹن سندر کو 1-1 کامیابی ملی۔ اس سے پہلے ملبورن کرکٹ گراو?نڈ پر آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ ہندوستانی ٹیم میں ایک تبدیلی کرتے ہوئے شبھمن گل کی جگہ واشنگٹن سندر کو موقع دیا گیا ہے۔ پانچ میچوں کی سیریز میں فی الحال دونوں ٹیمیں 1-1 مقابلہ جیت کر برابری پر ہیں۔ تیسرا ٹیسٹ میچ ڈرا ہوا تھا۔

آسٹریلیائی ٹیم: عصمان خواجہ، سیم کونسٹاس، مارنس لابوشین، اسٹیو اسمتھ، ٹریوس ہیڈ، مشیل مارش، ایلکس کیری (وکٹ کیپر)، پیٹ کمنس (کپتان)، مشیل اسٹارک، ناتھن لیون اور اسکاٹ بولینڈ۔

ہندوستانی ٹیم: یشسوی جیسوال، روہت شرما، کے ایل راہل، وراٹ کوہلی، رشبھ پنت، رویندر جڈیجہ، نتیش کمار ریڈی، واشنگٹن سندر، آکاش دیپ، جسپریت بمرہ اور محمد سراج۔

## مشہور آر جے سمرن سنگھ کی مبینہ خودکشی، گروگرام میں لاش برآمد

نئی دہلی: جموں وکشمیر سے تعلق رکھنے والی مشہور فری لانس ریڈیو جوکی نے گروگرام (گڑگاو?ں) میں مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ پولیس نے تصدیق کی ہے۔ آر جے سمرن کے نام سے مشہور 25 سالہ سمرن سنگھ کی انسٹاگرام پروفائل کے مطابق انہوں نے آخری بار 13 دسمبر کو ایک ریل پوسٹ کی تھی۔ سمرن کی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے انسٹاگرام پر 7 لاکھ فالوورز تھے۔ آر جے سمرن سنگھ گروگرام کے سیکٹر-47 میں واقع سوسائٹی میں کرائے کے مکان میں رہ رہی تھیں۔ انہیں پہلے اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے بتایا کہ ان کے ساتھ رہنے والے ایک دوست نے حکام کو اطلاع دی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ لاش پوسٹ مارٹم کے بعد اہل خانہ کے حوالے کر دی گئی ہے۔ جموں سے تعلق رکھنے والی سمرن کو ان کے مداح 'جموں کی دھڑکن' کے لقب سے جانتے تھے۔ 13 دسمبر کو پوسٹ کی گئی ریل میں انہوں نے لکھا تھا، ''محض ایک لڑکی، جو بے شمار قہقہوں اور اپنے گاو?ں کے ساتھ ساحل سمندر پر چھا رہی ہے۔'' پوسٹ میں وہ ساحل سمندر ایک گانے پر ڈانس کرتے دکھائی دے رہی ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔